بے ادبیاں

اور

گستاخیاں

سید محمد عاقل ہمدانی قادری

ابوالعادل

سید محمد عاقل ہمدآنی قادری

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے ادبیاں اور گستاخیاں

مرتب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدآنی قادری

کمپیوٹر رائنز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایضاً

مطبوعہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غیر مطبوعہ

تاریخ ابتداء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 27 رمضان المبارک 1428ھ/28 ستمبر 2008ء

نظر ثانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔29 جمادی الاخریٰ 1440ھ/6مارچ 2019ء

ای میل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔aaqilh866@gmail.com

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
7	تمہید	1
15	بے ادبیاں اور گستاخیاں	2
15	محمد بن عبد الوہاب نجدی خارجی	3
16	خوارج کی علامات	4
17	فتنوں کی سرزمین	5
19	نجدی گروہ کی بے ادبیاں اور گستاخیاں	6
19	نجدی کی گندی سوچ	7
19	نجدی کا نبی ﷺ کے بارے میں بھیانک تصور	8
20	نجدی کا خناس	9
20	نجدی ظلم کی کہانی حسین احمد ٹانڈوی کی زبانی	10
24	نجدیوں کے ہاتھوں مدینہ منورہ کی پامالی	11
24	نجدی مظالم کی کہانی شورش کی زبانی	12
30	اللہ تعالیٰ کی جسمانیت کے قائل کا گمراہ عقیدہ	13
30	لفظ "مردہ" کا استعمال	14
30	نجدی عقیدہ میں روضۂ رسول ﷺ کی زیارت سے سفر کرنا ناجائز	15
31	نجدی عقیدہ میں نبی ﷺ سے سوال کرنا شرک	16
31	نجدی عقیدہ میں قبر انور ﷺ کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا بدعت	17
33	مولوی اسماعیل دہلوی (قتیل بالاکوٹی)	18
33	نجدی تعلیم کی اشاعت پاک وہند میں	19

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
20	تقویۃ الایمان کتاب کی اشاعت سے شورش کا یقین	33
21	اسماعیل دہلوی کی بے ادبیاں و گستاخیاں	35
22	نماز میں غیر اللہ خیال شرک	35
23	نماز میں حضور ﷺ کا خیال امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ	36
24	تقویۃ الایمانی عقیدے میں انبیاء و اولیاء کی عظمت	37
25	اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننے کا عقیدہ	38
26	بھیانک گستاخی	39
27	امکان نبی کا عقیدہ	41
28	گستاخی کی انتہا	42
29	انبیاء و اولیاء کا نام عامیانہ طریقے سے لینا اور گستاخی	43
30	انبیاء کی شان میں گستاخانہ طرز عمل، لفظ "دہشت" کا استعمال	43
31	ذرہ ناچیز سے کمتر کا عقیدہ	47
32	امام وہابیہ کے عقیدہ میں رسول (ﷺ) کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا	48
33	رسول کو کیا خبر جیسے گستاخانہ الفاظ کا استعمال	49
34	انبیاء و اولیاء کو صرف بڑے بھائی ماننے کا گستاخانہ عقیدہ	52
35	مٹی میں ملنے کا گستاخانہ عقیدہ	54
36	انبیاء علیہم السلام کی شان بشر کی سی اور بھی کم بیان کرنے کا گستاخانہ عقیدہ	55
37	مولوی رشید احمد گنگوہی	57
38	عقیدہ غیب رکھنا شرک	57

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
39	میلاد شریف کے متعلق گنگوہی خرافات	57
40	مولوی محمد قاسم نانوتوی	60
41	ختم نبوت کے معنیٰ پر نقب زنی	60
42	نانوتوی کا نئے نبی کے آنے کے امکان کا عقیدہ	60
43	اُمتی کا نبی سے عمل میں بڑھ جانے کا نانوتوی عقیدہ	62
44	مولوی اشرف علی تھانوی	63
45	تھانوی کی توہین آمیز عبارت	63
46	انبیاء اور ابلیس کا ایک ساتھ ذکر کرنا دیوبندی فطرت	63
47	مولوی خلیل احمد انبیٹھوی	65
48	شیطان کے علم کے قائل	65
49	اُردو زبان سکھانے کا دعویٰ (معاذاللہ)	66
50	امکانِ کذب کے قائل	67
51	نبی کو بھائی کا درجہ دینا دیوبندی فطرت	68
52	مولوی حسین علی بھچرانوی	70
53	نبی کو گرنے سے بچانے کا گستاخانہ عقیدہ	70
54	آدم علیہ السلام پر تنقید	71
55	طاغوت کا لفظ ملائکہ اور رسول کے لئے بولنے کا گستاخانہ عقیدہ	72
56	رب تعالیٰ کی شان میں گستاخی	72
57	ابوالاعلی مودودی	74

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
58	اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ "چال" کا استعمال	74
59	انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی	74
60	حضور ﷺ کے لئے معاذاللہ ثم معاذاللہ لفظ " اَن پڑھ " کا استعمال	75
61	موسیٰ علیہ السلام کی بے ادبی، لفظ "چرواہے" کا استعمال	76
62	انبیاء کرام علیہم السلام پر تنقید۔۔اجتہاد کی غلطی کے قائل	76
63	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخیاں	77
64	بشری کمزوریوں کا غلبہ	77
65	معیاری مسلمان نہ تھے	77
66	حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر تنقید	78
67	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر تنقید	80
68	حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر نکتہ چینی	81
69	مقتدر صحابہ کرام پر تنقید	81
70	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید	82
71	حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید	82
72	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید	83
73	جس کے ساتھ محبت اُسی کے ساتھ حشر	85
74	چند احادیث مبارکہ	85
75	گستاخانہ عبارات پر علماء کرام کا فیصلہ	90
76	کتابیات	95

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

تمہید

اللہ و رسول (عزو جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت رکھنا ایمان کا جز ہے اور اس کے بر عکس بغض و عداوت رکھنا اور توہین و تنقیص کرنا اللہ و رسول عزو جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دوری کا باعث اور ایمان برباد کرنے کی دلیل ہے۔

چند گروہ جنھوں نے مذہبی لبادہ اوڑھ کر قال اللہ و قال رسول اللہ کا نام لے کر دینِ اسلام میں بدعقیدگی کی بِنا رکھ کر اپنے چہرے دنیا و آخرت میں سیاہ کر لئے ان لوگوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول محتشم محبوب اکبر شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بارگاہ میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کیں۔ ان کے دلوں میں کبھی خوفِ خدا پیدا نہیں ہوا کہ مسلمانوں کے اندر افتراق و انتشار پھیلا کر دین کی خدمت کر رہے ہیں یا اللہ عزو جل اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی مول لے رہے ہیں۔ چند آیات مبارکہ پیش کرتے ہیں جس میں بے ادبی و گستاخی کرنے والوں کے لئے سامانِ عبرت ہے۔

اللہ رب العزت جل جلالہ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

الفتح، پ26، آیت نمبر 9

ترجمہ کنزالایمان:۔ تاکہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو۔ (کنزالایمان)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ تعظیم جو خلاف شرع نہ ہو حضور (ﷺ) کی کی جائے گی یعنی انہیں اللہ یا اللہ (عزوجل) کا مثل نہ کہو باقی جو احترام کے الفاظ ملیں وہ عرض کرو انہیں سجدہ سر نہ کرو۔ باقی ہر قسم کی تعظیم کرو کیونکہ یہاں توقیر میں قید نہیں۔ امام مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مدینہ منورہ کی زمین میں کبھی گھوڑے وغیرہ پر سوار نہ ہوئے۔

تفسیر نورالعرفان، صفحہ 816

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

الحجرات، پ26، آیت نمبر 2

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

شانِ نزول:۔ یہ آیت حضرت ثابت بن قیس ابن شماس رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی جو کچھ اُونچا سنتے تھے اور خود بلند آواز تھے، انہیں حکم ہوا کہ اس بارگاہ میں آواز پست رکھو۔ حضرت ثابت اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد خانہ نشین ہوگئے، بارگاہِ نبوی (ﷺ) حاضر نہ ہوئے۔ حضور (ﷺ) نے ان کی غیر حاضری کا سبب حضرت سعد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا، جو حضرت ثابت ابن قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پڑوسی تھے، انہوں نے ثابت ابن قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا، وہ بولے میں تو دوزخی ہو چکا ہوں۔ میری آواز اُونچی ہوگئی تھی۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا ان سے کہہ دو کہ وہ جنتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضور (ﷺ) کی ادنیٰ بے ادبی کفر ہے کیونکہ کفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں، جب ان کی بارگاہ میں اُونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہیں، تو دوسری بے ادبی کا ذکر ہی کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے حضور چلا کر بولو نہ انہیں عام القاب سے پکارو جن سے ایک دوسرے کو پکارتے ہو، چچا، ابّا، بھائی، بشر نہ کہو، رسول اللہ، شفیع المذنبین (ﷺ) کہو۔

تفسیر نور العرفان، صفحہ 823

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

النور، پ18، آیت نمبر 63

ترجمہ کنزالایمان:۔ رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا کہ تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

یعنی حضور (ﷺ) کی پکار اور حضور (ﷺ) کی طلب کو، ایک دوسرے کی طلب کی طرح نہ سمجھو کہ قبول کرو یا نہ کرو بلکہ ان کی طلب پر فوراً حاضر ہو جاؤ اگرچہ نماز میں ہو یا کسی اور کام میں ۔ رب(عزوجل) فرماتا ہے۔اِسْتَجِیْبُوْ لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ (الانفال:پ9، آیت نمبر 24 ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو) یا حضور (ﷺ) کو ایسے القاب و آواز سے نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکار لیتے ہو، انہیں بھیا، ابّا، چچا، بشر کہہ کر نہ پکارو۔ انہیں یارسول اللہ، یا شفیع المذنبین وغیرہ ادب کے القاب سے یاد کرو۔

تفسیر نورالعرفان، صفحہ 572-573

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْ انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

البقرہ، پ1، آیت نمبر 104

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

حضور (ﷺ) کی شان میں ہلکا لفظ بولنا حرام ہے اگرچہ توہین کی نیت نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے۔ نیز جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور بُرے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ (عزوجل) اور حضور (ﷺ) کیلئے استعمال نہ کئے جائیں تاکہ دوسروں کو بدگوئی کا موقعہ نہ ملے، اللہ تعالیٰ (عزوجل) کو میاں نہ کہو کیونکہ میاں کے معنی مالک بھی ہیں اور خاوند بھی۔ لہذا اب اللہ (عزوجل) کو مالک کے معنی میں بھی میاں نہ کہو۔

پتہ لگا کہ حضور (ﷺ) کی بارگاہ کا ادب رب تعالیٰ (عزوجل) خود سکھاتا ہے کہ اور ان احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ہلکا لفظ بولنا کفر ہے اسی لئے فرمایا۔ وَلِلْكٰفِرِيْنَ الخ۔

بعض دفعہ صحابہ حضور (ﷺ) کے وعظ میں عرض کرتے تھے۔ راعنا یا رسول اللہ۔ یعنی ہماری رعایت فرماتے ہوئے یہ کلام واضح فرمادیں۔ یہود کی زبان میں یہ لفظ گالی تھا۔ انہوں نے بُری نیت سے یہی لفظ کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد نے یہود سے کہا کہ اگر تم نے آئندہ یہ لفظ بولا تو تمہاری گردن ماردوں گا کیونکہ آپ یہود کی زبان سے واقف تھے۔ یہود بولے کہ مسلمان بھی تو یہ لفظ بولتے ہیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو بھی اس لفظ کے استعمال سے منع کردیا گیا۔

تفسیر نورالعرفان، صفحہ 24-25

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ۝ لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ

التوبہ، پ10، آیت نمبر 65-66

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور (ﷺ) کی گستاخی کفر ہے اگرچہ گستاخی کی نیت نہ کرے کیونکہ استہزا کو کفر قرار دیا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور (ﷺ) کا گستاخ مرتد ہے۔

تفسیر نورالعرفان، صفحہ 314

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

التوبہ، پ10، آیت نمبر 61

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ جس کام سے حضور (ﷺ) کو ایذا ہو وہ حرام ہے اگر کسی کی نماز سے حضور (ﷺ) کو ایذا پہنچے تو وہ نماز حرام ہے اور اگر کسی وقت نماز قضا کرنے سے حضور (ﷺ) راضی ہوں تو قضا کرنی عبادت ہے۔ دوسرے یہ کہ حضور (ﷺ) کو ایذا دینا کفر ہے کیونکہ دردناک عذاب کفار کو ہی ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ حضور (ﷺ) کو ایذا دینا اور ہے اور کسی کے کسی کام سے ایذا پہنچ جانا کچھ اور۔ ایذا دینا

کفر ہے۔ ورنہ ہمارے گناہوں سے بھی حضور (ﷺ) کو ایذا پہنچتی ہے مگر اس سے ہم کافر نہیں ہوتے یا حضور (ﷺ) کو ایذا دینے کے لئے گناہ کرنا کفر ہے۔

تفسیر نور العرفان، صفحہ 313

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۝

(الاحزاب، پ22، آیت نمبر 57)

ترجمہ کنز الایمان:۔ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا جس کام سے حضور (ﷺ) کو ایذا پہنچے حرام ہے اگرچہ بظاہر وہ عبادت ہی ہو۔ لہٰذا اگر حضور (ﷺ) کو کسی وقت کسی کی نماز سے ایذا پہنچے تو وہ نماز حرام ہے اور اگر کسی کے نماز ترک کرنے سے راحت پہنچے وہ نماز چھوڑنی فرض ہے اسی لئے حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا خیبر میں نماز عصر حضور (ﷺ) کی نیند پر قربان کرنا اعلیٰ عبادت قرار پایا۔

اللہ (جل جلالہ) کو ایذا دینا یہ ہے کہ اس کی ایسی صفات بیان کرے جس سے وہ منزہ ہے یا اسکے محبوب بندوں کو ستائے۔ حضور (ﷺ) کو ایذا دینا یہ کہ حضور (ﷺ) کے کسی فعل شریف کو ہلکی نگاہ سے دیکھے یا کسی قسم کا طعن کرے یا آپ (ﷺ) کے ذکر

خیر کو روکے، آپ (ﷺ) کو عیب لگائے۔ اس قسم کے لوگ دُنیا و آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں۔

تفسیر نورالعرفان، صفحہ 680

مذکورہ بالا آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ عزوجل اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کرتے ہیں اُن کو دردناک عذاب کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

اس لئے عوام الناس کی بھلائی کے لئے چند بے ادبیاں اور گستاخیاں نقل کفر کفر نباشد کے طور پر ان لوگوں کی کتب سے آپ کی خدمت میں "بے ادبیاں اور گستاخیاں" کے نام سے پیش کر رہا ہوں۔ اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ ہمیں ایسے گروہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُس گروہ میں داخل فرمائے جو ادب والا گروہ ہے۔ جس پر سلف صالحین چلتے رہے ہیں۔

اس تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب احمد مجتبیٰ حبیب کبریا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائے اور ایسی جماعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے جس میں بے ادبیاں اور گستاخیاں ہوں۔ اور ہمارا خاتمہ ایمان بالخیر فرمائے۔ آمین یارب العالمین وصلی تعالیٰ حبیبہ محمد وآلہ وبارك وسلم

نیاز مند

ابو العادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

بے ادبیاں اور گستاخیاں

محمد بن عبدالوہاب نجدی خارجی

محمد بن عبدالوہاب ۱۱۱۵ھ بمطابق ۱۷۰۳عیسوی میں شہر عینیہ کے ایک گاؤں یونیا جو مملکت سعودیہ کے دارالسلطنت ریاض کے شمال کی طرف واقع ہے پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق بنو تمیم کی ایک شاخ بنوسنان سے ہے۔

محمد بن عبدالوہاب ایک عقیدہ ایک تحریک، ص15

تاریخ اسلام میں سب سے پہلا فتنہ نجد سے مسیلمہ کذاب کی صورت میں ظاہر ہوا جو کہ نجد ہی کے ایک شہر مقام عینیہ میں پیدا ہوا اور جس کا تعلق بنی تمیم سے تھا۔ اور محمد بن عبدالوہاب کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا۔

نجدی اور اس کے چیلے ابن سعود اور اس کی ذریت نے مل کر بے ادبی و گستاخی اور مسلمانوں کے خون سے جو دل ہلا دینے والی تاریخ رقم کی ہے وہ انسان کے رونگٹے کو کھڑے دیتی ہے۔ یہاں پر ہمیں صرف ان کی بے ادبیاں اور گستاخیاں بتانا ہے اور بس۔ جس قبیلے سے اس کا تعلق تھا اس قبیلے میں گستاخی کا عنصر موجود تھا جو بعد بھی چلتا ہوا محمد بن عبدالوہاب نجدی اور ابن سعود تک آ پہنچا۔ ملاحظہ کیجئے۔

خوارج کی علامات

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى فَضْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(صحیح بخاری، جلد 3 حدیث 1095 صفحہ 429)

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرماتے ہیں تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے کہا جو بنی تمیم سے تھا کہ رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ اس کی گردن اُڑا دوں؟ فرمایا کہ

نہیں کیونکہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور اُن کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر۔ پھر اُس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا۔ اس کے پیٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آئے۔ وہ لید اور خون کو چھوڑ کر نکل گیا۔ وہ لوگوں کے تفرقہ بازی کے وقت نکلتے ہیں اِن کی نشانی یہ ہے کہ اِن میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا انڈے کی طرح ہو گا جو ہلتا ہو گا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے قتال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاشی کی گئی تو اُس نشانی کا آدمی مل گیا جو نبی کی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔

صحیح بخاری، ج3 صفحہ 429-430

فتنوں کی سرزمین

نجدی خطے کے متعلق فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ کیجئے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَ ظُنُّهٗ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مشکوٰۃ، جلد 3 حدیث 6009 صفحہ 287

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی:۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! اور ہمارے نجد میں۔ آپ نے دُعا فرمائی اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! اور ہمارے نجد میں میرے خیال میں آپ نے تیسری دفعہ میں فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا گروہ نکلے گا۔

مشکوٰۃ مترجم، ج3 صفحہ 287

مومن وہ ہے جو اُن پر مَرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مَرے دل سے

عرب کا پانچواں صوبہ نجد ہے جو آجکل سعودی دارالخلافہ ریاض کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہ منحوس خطہ ہے جو زبان رسالت کی دُعا سے محروم رہا کیونکہ یہاں سے خوارج اور مرتدین کے فتنے کا خروج ہوا۔ یہیں سے گستاخ رسول پیدا ہوئے۔

اب اس گستاخ قبیلہ کے افراد کی چند بے ادبیاں اور گستاخیاں نقل کفر کفر نباشد پیش کرہے جو کہ ان ہی کی کتابوں میں درج ہیں، ہم نے اُنہیں کتابوں پر اکتفا کیا جو ہمارے پیش نظر ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

نجدی گروہ کی بے ادبیاں اور گستاخیاں

نجدی کی گندی سوچ

محمد بن عبد الوہاب نجدی لکھتا ہے۔

"تمام لوگوں میں بہترین و افضل شخص (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اگر کوئی فعل غیر اللہ کی خوشنودی کے حصول لیے کریں، تو وہ ظالموں میں شامل ہو جائیں گے"۔

کتاب التوحید، صفحہ 77

توحید پرستوں کی یہ کیسی سوچ ہے کہ توحید و شرک کی آڑ لے اللہ تعالیٰ کے محبوب اکبر شافع روز جزا احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کیسے کیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ روح بھی کانپ اُٹھے۔ ارے جو اللہ عزوجل کا محبوب ہے اُن کے مطالق ایسا گمان کرنا کیا نجدی لوگوں کے نزدیک توحید کی علامت ہے؟

نجدی کا نبی ﷺ کے بارے میں بھیانک تصور

محمد بن عبد الوہاب نجدی لکھتا ہے۔

"جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے کام نہیں آسکتے تو اور کون کام آسکتا ہے"۔

کتاب التوحید، صفحہ 80

آپ دیکھ رہے ہیں کہ نجدی کا انداز کتنا جارحانہ ہے یہ بارگاہ مصطفیٰ میں کتنی بڑی جسارت اور بے ادبی ہے۔ ارے اللہ عزوجل کی عطا سے اللہ عزوجل کے محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اُمتیوں کی بگڑیاں بنائی ہیں۔ ایمان کی دولت سے بڑی مدد اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ کفر شرک میں پھنسے لوگ کی بگڑیاں بنا کر دولت ایمان سے سرفراز کیا۔ تف ہے ایسی سوچ اور انداز پر۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی لکھتا ہے۔

نجدی کا خناس

"آپ نے اپنی قبر کے بت بننے سے اس لیے پناہ مانگی کہ ایسا ہونا ممکن تھا"۔

کتاب التوحید، صفحہ 102

معاذاللہ! ذرا بتاؤ تو سہی یہ الفاظ کس حدیث میں ہیں۔ ان کو یہ بات معلوم نہیں کہ بت اور قبر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیا جھوٹی بات منسوب کرنے پر اللہ عزوجل کا خوف دامن گیر نہیں رہا۔

نجدی ظلم کی کہانی حسین احمد ٹانڈوی کی زبانی

ان ہی کے ہم خیال مدرسہ دیوبند کے صدر المدرسین مولوی حسین احمد ٹانڈوی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"صاحبو محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداءً تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس نے اہل

سنت و الجماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف و صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اسکی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا"۔

الشہاب الثاقب، صفحہ 42

تقریباً انھی الفاظ کے ساتھ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی کتاب "المہند علی المفند" جس پر علمائے دیوبند کی کثیر تعداد کی تصدیقات شامل ہیں صفحہ 25 ۸۲ پر بھی کچھ یہی کہا گیا ہے۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ:۔

﴿1﴾ محمد بن عبد الوہاب نجدی عقائد باطلہ و فاسدہ رکھتا تھا۔

﴿2﴾ مسلمانوں کا قتل عام کیا۔

﴿3﴾ اپنے نظریات زبردستی لوگوں پر مسلط کیا کرتا تھا۔

﴿4﴾ اہل حرمین اور حجاز کے لوگوں کو تکالیف دیتا تھا۔

﴿5﴾ گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ سلف صالحین کے لئے استعمال کیا کرتا تھا۔

﴿6﴾ وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔

یہی مولوی حسین احمد ٹانڈوی نجدی کے بارے میں مزید لکھتا ہے

"نجدی اور اس کے اتباع کا ابتک یہی عقیدہ ہیکہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مؤمنین موت میں برابر ہیں"۔

الشہاب الثاقب، صفحہ 45

یہی مولوی حسین احمد ٹانڈوی نجدی کی بے باکی اور گستاخی کے بارے میں مزید لکھتا ہے

"زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوریٔ آستانہ شریفہ ملاحظۂ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ (نجدی) بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے"۔

الشہاب الثاقب، صفحہ 45

سلف صالحین کا یہ دستور و عمل تھا کہ آستانہ عالیہ روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے ذوق و شوق، محبت و عشق سے جاتے تھے اور جاتے ہیں اور جاتے رہیں گے۔ مگر یہ طائفہ بغض نبوی میں اس قدر بڑھا ہوا کہ زیارت قبر انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بدعت و حرام کہتا ہے۔ کیا یہی ان کی توحید پرستی ہے۔

مولوی حسین احمد ٹانڈوی نجدی کی دیدہ دلیری بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"سفر زیارت (قبر انور ﷺ) کو معاذاللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں"۔

الشہاب الثاقب، صفحہ 46

نجدیوں کی شقاوت قلبی کا ذرا نظار ملاحظہ کیجئے کہ جب روضۂ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو بدعت وحرام کہہ کر بھی دل نہیں بھرا تو ایسے مبارک سفر کو (معاذاللہ) زنا کے درجے تک پہنچاتے ہیں۔ ان کے دل کی جلن بتاتی ہے ان نجدی لوگوں کو کس قدر بغض ذات مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ جس طرح خارجی ذوالخویصرہ کو تھا۔ کوئی مسلمان جس کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان کی رمق باقی ہے کیا وہ ایسا سوچ سکتا ہے؟ جیسا کہ یہ شیطانی توحید پرست سوچتے ہیں۔

مولوی حسین احمد ٹانڈوی نجدی کی گستاخیوں کے بارے میں لکھتا ہے۔

> "شانِ نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں"۔

الشہاب الثاقب، صفحہ 47

ان کی دشمنی کا اندازہ لگایئے کہ جس محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آداب اللہ عزوجل نے قرآن مجید فرقان حمید میں سکھائے۔ جن کی بارگاہ میں آواز اونچی کرنے پر عمل برباد ہوجائیں، جن کو کبھی اللہ عزوجل نے نام لے کر قرآن کریم میں نہیں پکارا بلکہ دلنشین القاب سے یاد فرمایا یہ طائفہ کسقدر گستاخی کے الفاظ استعمال کرتا ہے اور پھر خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل گردانتا ہے۔ یہ ہے ان کی شیطانی توحید۔

مولوی حسین احمد ٹانڈوی نجدی کی گستاخیوں کے بارے میں مزید لکھتا ہے۔

"ان کے بڑوں کا مقول ہے۔ معاذاللہ معاذاللہ۔ نقل کفر کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمکو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں، اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے"۔

الشہاب الثاقب، صفحہ 47

اس دل چھیل دینے والی عبارت پر کیا کہوں خود ہی ملاحظہ کر سکتے ہو۔ اب بنا کچھ کہے بغیر چند عبارات پیش خدمت ہیں جن سے آپ خود دل سے فیصلہ لے سکتے ہیں۔

نجدیوں کے ہاتھوں مدینہ منورہ کی پامالی

سوانح نگار مولوی اسماعیل دہلوی مرزا حیرت دہلوی لکھتا ہے۔

"۱۸۰۳ء اختتام پر مدینہ میں بھی سعد کے قبضہ میں آگیا۔ مدینہ لے کے اس کے مذہبی جوش میں یہاں تک اُبال آیا کہ اُس نے اور مقبروں سے گزر کے خود نبی اکرمؐ کے مزار کو بھی سلامت نہ چھوڑا۔ آپ کے مزار کی جواہر نگار چھت کو برباد کر دیا، اور اس چادر کو اٹھا دیا جو آپ کی قبر مقدس پر پڑی رہتی تھی"۔

حیات طیبہ، صفحہ 305

نجدی مظالم کی کہانی شورش کی زبانی

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

”سعودی حکومت نے عہدِ رسالت مآبؐ کے آثار صحابہ کرام کے مظاہر اور اہلبیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنے چاہیے تھیں وہ ڈھونڈ کر محو کر دی گئ“۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 22

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

”آخر خانہ کعبہ اور مسجد نبویؐ بھی تو آثار ہیں؟ صفا و مروہ بھی تو شعائر اللہ ہیں، مزدلفہ کیوں جاتے ہیں؟ منیٰ کیوں پہنچے ہیں؟ عرفات کیا ہے؟ جمرۃ العقبیٰ، جمرہ الوسطیٰ اور جمرۃ الاولیٰ کیا ہیں؟ آثار ہیں۔۔۔ انہیں عقیدہ کی بنا پر محفوظ کیا گیا تو یہ عقیدہ جس کی معرفت ہم تک پہنچا اور جس نے یہ ملت تیار کی بہ قول اقبالؒ دین اللہ کی طرف سے آتا ہے اور ملت پیغمبر بناتے ہیں اس عالی شان پیغمبر کا مولد و مسکن، اس کی دعوت کے مراکز و منازل اور نزول وحی کے محور ومہبط کیوں نہ محفوظ کئے جائیں اس کے سانچے میں ڈھلے ہوئے انسانوں کی یادگاریں کیوں نہ باقی رہیں؟ یہ سب یادگاریں ان انسانوں کی ہیں جو تاریخ کے دھارے کو ابد الآباد تک موڑ کے زندہ جاوید ہو گئے۔ جن کا نام اور کام صبح قیامت تک زندہ رہے گا جن کے لیے تمام عزتیں ہیں جو حضورؐ کے اہل بیعت تھے وجدان جنہیں عشق کی آنکھوں سے اب بھی چلتے پھرتے دیکھتا ہے۔ ان کے آثار محفوظ نہ رہیں تو پھر کون سی چیز محفوظ کی جائے گی۔ سعودی حکومت نے شرک کو منہدم کیا لیکن ساتھ ہی عشق کو بھی

مسمار کر دیا ہے۔ وہ شرک و عشق میں امتیاز نہیں کر سکی ۔۔۔ وہ قوم آج اپنی تاریخ مٹانے پر تلی ہو تو یہ ایک المیہ ہے "۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 70

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

"جس حصہ میں حضرت خدیجہؓ الکبریٰ اور ان کے افراد خاندان آرام فرما رہے ہیں یا حضورؐ کی والدہ آمنہ، حضورؐ کے لخت جگر قاسم اور حضورؐ کے چچا ابو طالب مدفون ہیں وہاں کوئی دروازہ اور کوئی راستہ نہیں، ٹوٹی پھوٹی قبریں مٹی کی ڈھیریاں ہوگئی ہیں کسی تودہ پر پانی کا چھڑکاؤ نہیں دھوپ کا چھڑکاؤ ضرور ہے۔ پوری دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی قبرستان بے بسی کی اس حالت میں نہ ہو گا"۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 72

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

"حضرت خدیجہؓ کی قبر پر نگاہ کی، اُم المومنینؓ کا مزار ؟ میں کانپ اٹھا، میرا دل دھک دھک کرنے لگا مسلمانوں نے اپنی بیویوں کے تاج محل بنا ڈالے لیکن جس عورت کو پیغمبرؐ آخر الزماں کی پہلی شریک حیات ہونے کا شرف حاصل ہوا جو فاطمۃ الزہراؓ کی ماں تھیں وہ ایک قبر ویران پڑی ہیں۔ میں اپنے تئیں ضبط نہ کر سکا آنکھوں میں بدلیاں آگئیں میں نے کہا سہیل! عربوں کا مزاج ہی ان کے لیے سزا ہے کیا خدیجۃ الکبریٰ

ملی زندگی نہیں گزار رہیں۔ حضورؐ کو بعثت کے پہلے گیارہ سال ستایا گیا۔
اُم المومنینؓ کو اب ستایا جارہا ہے"۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 72

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

"میں جھنجھلا گیا، یہ قرآن و سنت نہیں یہ سنگینی و سنگدلی ہے کہ رسولؐ اللہ کی یادگاریں مٹائی جائے اور اپنی یادگاریں کھڑی کی جائیں کیا عرب اس اہانت اور اس بغاوت کی سزا نہیں پارہے"۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 125

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

"ریاض الجنت کے شمالی دالان سے ملا ہوا بُستان فاطمہؓ تھا جہاں کھجور کے چند شاداب درخت اور ان کی چھاؤں میں ایک کنواں تھا اس کا پانی شرینی و لطافت میں مشہور تھا لیکن سعودی حکومت نے دونوں کو صاف کردیا"۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 155

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

"جنت البقیع میں کوئی عرب نہیں آتا اصلی عرب قبروں میں سو رہے اور وہی صحیح عرب تھے جن کے لیے قرآن اُترا تھا اب وہاں ہم سے عجمی جاتے ہیں۔۔۔انہیں ذرہ برابر احساس نہیں کہ اس مٹی میں کون سو

رہے ہیں۔ رسول مقبولؐ کے لخت پارے ہیں ان کی نور نظر اور اس نور نظر کے چشم وچراغ ہیں، چچا ہیں، چچا کے بیٹے ہیں، امت کی مائیں ہیں، جنت کی شہزادیاں ہیں، امام ہیں، ذوالنورین ہیں، شہیداء ہیں، اولیأ ہیں، فقہاء ہیں، علمائیں، حکمائیں، حلیمہ سعدیہ ہیں لیکن عرب ہیں کہ قبریں ڈھائے اور محل بنائے جارہے ہیں"۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 162-163

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

"فاطمہؓ! (سلام اللہ علیہا) تو اب بھی کربلا ہی میں ہے تیرے باپ کا کلمہ پڑھنے والوں نے تجھے اب تک ستایا ہے تیری کہانی زخموں کی کہانی ہے تو نے کعبۃ اللہ میں باپ کے زخم دھوئے تھے کربلا میں تیری اولاد نے زخم کھائے کوفہ میں تیرا شوہر اُمت کے زخم کھا کے واصل بحق ہوگیا تیرے ابا کی امت نے تیری اولاد کو ہمیشہ ستایا ہے آج چودہ صدیاں ہونے کو آئی ہیں تیری اولاد قبروں میں بھی ستائی جارہی ہے پورا عرب تیری اولاد کی قتل گاہ ہے"۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 165

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

"جنت البقیع ان گیارہ میں سے نو کی آخری آرام گاہ ہے لیکن حکمرانوں کی شرعی خشونت کا شکار، رسولؐ اللہ کے اہل بیت رسولؐ کی اولادیں رسولؐ کے ساتھی، رسولؐ کے جاںنثار رسولؐ کے جانشین رسولؐ کے

فدائی حتیٰ کہ رسولؐ کو گود میں کھلانے والی حلیمہ سعدیہ یہاں اس طرح لیٹی ہوئی ہیں جس طرح گمنام ادیبوں کے ادھورے مسودوں پر عبارتیں قلم کی کتربیونت سے دم توڑ دیتی ہیں"۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 169

شورش کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے۔

"احد کے دامن میں زمین سے دو زینے بلند اور پہاڑ سے ڈھیروں نیچے حضرت امیر حمزہؓ، عبداللہ بن جحش اور مصعب بن عمرؓ کی قبریں ہیں لیکن آلِ سعود کی شرعی یلغار نے ہموار کر دی ہیں، یہیں ہندہ نے حضرت امیر حمزہؓ کا سینہ چاک کر کے ان کا کلیجہ چبایا اور مثلہ کیا تھا۔۔۔۔ہندہ نے تو حمزہؓ کا کلیجہ چبایا تھا لیکن انہوں (آل سعود) نے حمزہؓ کی قبر چبا ڈالی ہے"۔

شب جائے کہ من بودم، صفحہ 175

یہ آل سعود نجدیوں شرک و توحید کے نام جس سفاکانہ اور بہیمانہ توہین آمیز سلوک ہے۔ جسے سن کر ہر مسلمان جس کے دل میں اللہ عزوجل اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذرا سی بھی محبت ہے نجدیوں کے اس عمل سے خون کے آنسو روتا ہے۔ کیا مسلمانی اسی کو کہتے ہیں۔ یہ جو روداد پیش کی گئی ہے کسی نجدیوں کے مخالف کے قلم سے نہیں بلکہ انہیں کے ہم خیال شخص کا قلم خون کے آنسو اُگل رہا ہے۔

سعودی عرب کے اشاعتی ادارے جو کتابیں حاجیوں میں مفت تقسیم کر کے اپنے نجدی عقائد پھیلاتے ہیں، ملاحظہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی جسمانیت کے قائل کا گمراہ عقیدہ

محمد بن صالح العثیمین مترجم حافظ عبد الرشید اظہر لکھتا ہے۔

"اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دو حقیقی آنکھیں ہیں"۔

عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ اردو ترجمہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ، صفحہ 28

محمد بن صالح العثیمین مترجم حافظ عبد الرشید اظہر لکھتا ہے۔

"اور اہل سنت (یعنی وہابیوں) کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ کی دو آنکھیں ہیں"۔

عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ اردو ترجمہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ، صفحہ 29

لفظ "مردہ" کا استعمال

عبد العزیز بن عبد اللہ باز مترجم مختار احمد ندوی لکھتا ہے۔

"آپ ﷺ زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں قابل احترام ہیں"۔

التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرۃ والزیارۃ علی ضوء الکتاب والسنۃ اردو ترجمہ حج، عمرہ اور زیارت کے مسائل کی تحقیق ووضاحت کتاب وسنت کی روشنی میں، صفحہ 127

نجدی عقیدہ میں روضۂ رسول ﷺ کی زیارت سے سفر کرنا ناجائز

عبد العزیز بن عبد اللہ باز مترجم مختار احمد ندوی لکھتا ہے۔

”جو لوگ مدینہ منورہ سے دور ہوں ان کے لئے جائز نہیں کہ قبر نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کر کے مدینہ آئیں، البتہ مسجد نبوی کے لئے سفر کر کے آنا سنت ہے“۔

التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرۃ والزیارۃ علی ضوء الکتاب والسنۃ اردو ترجمہ حج، عمرہ اور زیارت کے مسائل کی تحقیق ووضاحت کتاب وسنت کی روشنی میں، صفحہ 131

نجدی عقیدہ میں نبی ﷺ سے سوال کرنا شرک

نجدی ادارہ کی طرف سے جاری کردہ تصنیف مجلس وعظ وارشاد اسلامی برائے حج منظور شدہ منجانب دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء اور شیخ محمد بن صالح العثیمین میں ہے۔

”رسول اکرم ﷺ سے کسی طرح کا سوال کرنا شرک ہے“۔

دلیل الحاج والمعتمر وزائر مسجد الرسول ﷺ اردو ترجمہ رہنمائے حج وعمرہ وزیارت نبوی، ص78)

نجدی عقیدہ میں قبر انور ﷺ کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا بدعت

نجدی ادارہ کی طرف سے جاری کردہ تصنیف مجلس وعظ وارشاد اسلامی برائے حج منظور شدہ منجانب دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء اور شیخ محمد بن صالح العثیمین میں ہے۔

”بعض زائرین رسول اللہ ﷺ کی قبر کی طرف رخ کرے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے ہیں، ایسا کرنا سراسر بدعت ہے“۔

دلیل الحاج والمعتمر وزائر مسجد الرسول ﷺ اردو ترجمہ رہنمائے حج وعمرہ وزیارت نبوی، ص79)

قارئین کرام! یہ محمد عبد الوہاب نجدی اور اس کے ماننے والوں کی چند بے ادبیاں اور گستاخیاں نمونے کے طور پر پیش کی گئیں ہیں تاکہ عوام الناس کو ان کے گمراہ عقیدے پر مطلع کر کے ان سے بچنے کی ایک ادنیٰ سی کاوش ہے کیونکہ ان کے عقائد اہل سنت کے عقائد سے بالکل جُدا ہیں اور عوام الناس کو دھوکہ و فریب دینے کے لئے اب یہ لوگ خود کو اہل سنت کا روپ دھار کر عوام الناس کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں تاکہ بھولی بھالی عوام ان کے گمراہ کن عقائد کو اپنا کر اپنا ایمان ضائع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانان اسلام کو ان کے باطل عقائد سے محفوظ رہنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔ امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

نجدی اُس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ (ﷺ) کی

مولوی اسماعیل دہلوی (قتیل بالاکوٹی)

مولوی اسماعیل دہلوی بقول مرزا حیرت دہلوی تاریخ پیدائش ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ سنہ ھ اور تاریخ وفات مئی ۱۸۳۱ء ہے۔

حیات طیبہ، صفحہ 25-297

نجدی تعلیم کی اشاعت پاک وہند میں

مرزا حیرت دہلوی سوانح نگار مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے۔

> "وہ پیار شہید (اسماعیل دہلوی) تھا جس نے ہندوستان میں عبدالوہاب (نجدی) کی طرح شریعت محمدیؐ کا ٹھنڈا خوشگوار شربت ہندوستانی مسلمانوں کو پلایا"۔

حیات طیبہ، صفحہ 285

معلوم ہوا کہ:۔

﴿1﴾ اسماعیل دہلوی کی تعلیمات وہی ہیں جو نجدی کی تھیں۔

﴿2﴾ نجدی کی تعلیم سے متاثر ہو کر برصغیر پاک وہند میں گستاخی و بے ادبی کی ابتداء کی

﴿3﴾ مسلمانانِ برصغیر پاک وہند کو آپس میں دست و گریبان کر دیا۔

تقویۃ الایمان کتاب کی اشاعت سے شورش کا یقین

مکتبہ دیوبند کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے۔

"میں (اسماعیل دہلوی) نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اسمیں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیاہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے جلی لکھ دیا گیاہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اسکی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی۔ اگر میں یہاں رہتا تو ان مضامین کو آٹھ دس برس میں بتدریج بیان کرتا۔ لیکن اسوقت میرا ارادہ حج کا ہے اور وہاں سے واپسی کے بعد عزم جہاد ہے۔ اسلیے میں اس کام سے معذور ہو گیا اور میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا اس بار کو اٹھائیگا نہیں۔ اسلیے میں نے یہ کتاب لکھدی ہے گو اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائینگے"۔

حکایات اولیاء، حکایت 59، صفحہ 73-74، دارالاشاعت / ارواح ثلاثہ یعنی حکایات اولیاء، حکایت 59، صفحہ 67-68، مکتبہ عمر فاروق

قارئین کرام! جو آگ اسماعیل دہلوی نے برصغیر پاک و ہند میں لگائی وہ اب تک سلگ رہی ہے اور اس کی چنگاریوں نے بھولے بھالے عوام الناس کے عقائد کو جھلسا کر رکھ دیا ہے اور مسلمانوں کو گروہ در گروہ بانٹ کر ملت اسلامیہ کے شیرازہ کو بکھیر کر رکھ دیا ہے۔

اسماعیل دہلوی کی بے ادبیاں و گستاخیاں

نماز میں غیر اللہ خیال شرک

نقل کفر کفر نباشد

”زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہے“۔

صراطِ مستقیم، صفحہ 118

اس رسوائے زمانہ عبارات سے معلوم ہوا کہ وہابی عقیدے میں:۔

﴿1﴾ نماز میں اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہے بہ نسبت بزرگوں کے خیال خواہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ سلم کی ذات بابرکات ہی کیوں نہ ہو۔ (استغفراللہ)

﴾2﴿ نبی ﷺ کا نماز میں خیال آنا وہابی عقیدے میں اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

﴾3﴿ وجہ یہ بتائی کہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے۔

﴾4﴿ کیا وہابیہ دیوبندیہ کے عقیدے میں بزرگوں (انبیاء و اولیاء) کا خیال حقیر اور ذلیل طریقے سے لانا چاہیے جیسا کہ گدھے اور بیل سے تشبیہ دی جارہی ہے؟۔

ارے نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خیال سے نماز تو اکمل و اعلیٰ ہو گی یہ کیسی توحید کی تعلیم دی جارہی ہے جس میں نبی کے خیال سے شرک ہونا بتایا جارہا ہے۔ کیا تم نہیں سنا۔ ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہیں۔ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بچپنے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے ہیں اور آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنا سجدہ طویل کر دیتے ہیں اس وجہ سے کہیں حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو چوٹ نہ لگ جائے۔ بتایا جائے کہ نبی کی نماز میں اُمتی کا خیال آیا کہ نہیں۔ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُمتی ہیں۔ جب اُمتی کے خیال سے نماز میں فرق نہیں آتا تو نبی کے خیال سے نماز میں فرق کیسے آسکتا ہے۔

نماز میں حضور ﷺ کا خیال امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"اور التحیات کا معنی یہ ہے کہ نبی کریم رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وجود کو دل میں حاضر کرو اور کہو السّلام علیک ایھّا النّبیّ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور دل میں سچی آرزو کرو کہ یہ سلام ان کے حضور پہنچے گا اور تم کو اس کا جواب تمہارے سلام کی نسبت کامل تر عطا فرمائیں گے"۔

احیاء العلوم مترجم جلد 1 صفحہ 376

تقویۃ الایمانی عقیدے میں انبیاء واولیاء کی عظمت

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے۔

برقی پریس دہلی کی عبارت

"انبیاؑ واولیاؒ کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے، سو اُن میں یہی بڑائی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں۔ اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 36، برقی پریس دہلی

قارئین کی معلومات کے لئے دوسرے ایڈیشنوں کی بھی عبارت مقابلۃً پیش کی جارہی ہیں کیونکہ یہ لوگ اصل عبارت کی سنگینی کو چھپانے کے لئے تحریف وخیانت سے کام بھی لیتے ہیں۔

فاروقی کتب خانہ ملتان کی عبارت

"انبیاء واولیاء کو جنھیں اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے، ان میں یہی بڑائی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں۔ اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 45

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

"انبیاء اور اولیاء میں یہی بڑائی ہے کہ وہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور جن اچھے بُرے کاموں سے واقف ہیں ان سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 33

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ:۔

وہابی دیوبندی، مودودی عقیدے میں انبیاء اور اولیاء کی حیثیت وبڑائی صرف اس قدر ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں۔اور ان میں کوئی قابل قدر بات نہیں۔جبکہ یہ برگزیدہ ہستیاں اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایسی قوتوں کے مالک ہوتے ہیں جو انسانی عقل سے وراء ہیں۔

اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننے کا عقیدہ

برقی پریس دہلی کی عبارت

"جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوائے کسی کو نہ مانے"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 21

فاروقی کتب خانہ ملتان کی عبارت

"جتنے پیغمبر آئے وہ سب اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانو اور اس کے سوا کسی کو نہ مانو"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 31

مکتبہ صدیقیہ حسن ابدال کی عبارت

”جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 21

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

”تمام پیغمبر خدا کے پاس سے یہی حکم لے کر آئے کہ صرف اللہ ہی کو مانا جائے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانا جائے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 22

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ:۔

﴿1﴾ وہابی دیوبندی، مودودی عقیدے میں جتنے بھی پیغمبر آئے وہ سب ایک ہی حکم لائے کہ صرف اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔

﴿2﴾ صرف اللہ کو مان کر کافر و مشرک صاحب ایمان نہیں ہو جاتا جب تک کہ اللہ کے نبی و رسول پر ایمان نہ لائے۔ تو یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ صرف اللہ ہی مانو اور اس کے سوا کسی کو نہ مانو۔ عجیب اُلٹی منطق ہے۔

بھیانک گستاخی

برقی پریس دہلی کی عبارت

”اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 20

فاروقی کتب خانہ ملتان کی عبارت

”اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 30

مکتبہ صدیقیہ حسن ابدال کی عبارت

”اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 20

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

”یقین مانو کہ ہر شخص خواہ وہ بڑے سے بڑا انسان ہو یا مقرب ترین فرشتہ اس کی حیثیت شان الوہیت کے مقابلے پر ایک چمار کی حیثیت سے بھی زیادہ ذلیل ہے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 22

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ:۔

﴿1﴾ وہابی دیوبندی، مودودی عقیدے میں بڑے سے مراد انبیاء اور چھوٹے سے مراد اولیاء ہیں۔

﴿2﴾ وہابی ،دیوبندی،مودودی عقیدے میں انبیاء اور اولیاء کی شان چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔(معاذاللہ)

﴿3﴾ ان کے عقیدے میں چمار پھر بھی بہتر ہے،عزت والا ہے اور یہ اللہ عزوجل کے محبوب بندے اُس سے کمتر ہیں۔(معاذاللہ)

امکان نبی کا عقیدہ

برقی پریس دہلی کی عبارت

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کرڈالے"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 46

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

"اس شہنشاہ (خداوند قدوس) کی تو یہ شان ہے کہ اگر چاہے تو لفظ کُن سے کروڑوں نبی، ولی، جِن، فرشتے، جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ایک آن میں پیدا کردے"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 38

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ:۔

﴿1﴾ وہابی دیوبندی ،مودودی ختم نبوت کے انکاری ہیں کیونکہ اس عبارت سے متفق ہیں جو کہ ان کے امام کی ہے۔

﴿2﴾ امکان پیدا کر دیا کہ چاہے تو پیدا کر سکتا ہے۔

﴿3﴾ اور نبی پیدا ہو جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی رہیں گے یا نہیں؟

گستاخی کی انتہا

رسوائے زمانہ کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے۔(اس کتاب پر حکومت پاکستان کی طرف سے پابندی عائد کر دی گئی ہے)

> ”بعد ازاں ایک دن جناب ولایت مآب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا۔ پس جناب علی مرتضیٰؓ نے آپ (سید احمد بریلوی) کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا۔ اور آپکے بدن کی خوب اچھی طرح شست وشو کی جس طرح والدین اپنے بیٹونکو نہلاتے اور شست وشو کرتے ہیں۔ اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہما نے نہایت عمدہ اور قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے آپکو پہنایا“۔

صراطِ مستقیم صفحہ نمبر 221

کتنے گستاخ اور بے ادب ہیں یہ لوگ کہ سید احمد بریلوی کی فضلیت ظاہری کرنے کے لئے من گھڑت خواب گھڑ کر بارگاہِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں بے ادبی و گستاخی کی ہے۔ کہ ایک جوان اور غیر محرم مرد کو اپنے ہاتھ سے لباس پہنایا۔ کیا کوئی مسلمان

ایسا شیطانی خواب دیکھ کر اس کی تشہیر کر سکتا ہے؟ وہ تو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اس شیطانی خواب سے پناہ مانگے گا۔

انبیاء و اولیاء کا نام عامیانہ طریقے سے لینا اور گستاخی

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل قتیل دہلوی لکھتا ہے۔

برقی پریس دہلی کی عبارت

"اور جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 63

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

"اور جس کا نام محمد یا علی ہے اس کو کسی بات کا اختیار نہیں"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 22

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ:۔

﴿1﴾ وہابی دیوبندی، مودودی عقیدے میں محبوب رب اعظم ﷺ اور فاتح خیبر مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے اختیار ہیں۔

﴿2﴾ بغض وعداوت نبی (ﷺ) و علی (رضی اللہ عنہ) دیکھئے کہ بے ادبی اور عامیانہ طریقے کے ساتھ نام لکھا جیسے کسی نبی و صحابی کی بات نہیں کر رہے بلکہ کسی عام آدمی کی بات کر رہے ہوں۔

انبیاء کی شان میں گستاخانہ طرز عمل، لفظ "دہشت" کا استعمال

برقی پریس دہلی کی عبارت

”بلکہ اس کے دربار میں اُن کا تو یہ حال ہے، کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے، وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 44-45

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

”بلکہ بارگاہِ الوہیت میں ان کا یہ حال ہے کہ اس کے آگے سب کے ہوش اُڑ جاتے ہیں اور بدحواس و مرعوب ہو جاتے ہیں۔ احترام و دہشت کی وجہ سے دوسری دفعہ پوچھنے کی بھی جرأت نہیں ہوتی“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 38

برقی پریس دہلی کی عبارت

”سو یہ بات سن کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دہشت میں آگئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منھ سے نکلنے لگی“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 87

مکتبہ صدیقیہ حسن ابدال کی عبارت

”سو یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف و دہشت میں آگئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 76

فاروقی کتب خانہ ملتان کی عبارت

”سو یہ بات سن کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دہشت میں آ گئے اور اللہ کی بڑائی آپ کے منھ سے نکلنے لگی“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 92

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

”یہ بات سن کر آپ خدا کے رعب اور خوف سے کانپنے لگے اور آپ کی زبان پر خدا کی بڑائی کے کلمات آ گئے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 67

برقی پریس دہلی کی عبارت

”سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے، کہ ایک گنوار کے منھ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 88

فاروقی کتب خانہ ملتان کی عبارت

”سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے، کہ ایک دیہاتی کے منھ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 92

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

”سبحان اللہ تمام انسانوں میں سب سے افضل انسان محبوب خدا احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے ایک نامعقول بات نکل گئی تو آپ کے دہشت کے مارے ہوش اُڑ گئے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 67

قارئین کرام! ذرا اندازہ لگائیں یہ اُس ہستی کے متعلق جو تمام کائنات کی آقا ومولیٰ اور رحمۃ للعالمین ہے اُن کے متعلق یہ شخص بکواس کر رہا ہے۔ مندرجہ الفاظ دیکھ کر ان کے خبث باطن کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

﴿1﴾ بے حواس ہونا

﴿2﴾ دہشت میں آنا

﴿3﴾ ہوش اُڑنا

﴿4﴾ خوف میں آنا

مالک دوجہاں، آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کیسے کیسے الفاظ توحید کی آڑ میں بیان کئے ہیں۔ ارے کیا نہیں دیکھتے کہ جب یہی محبوب اکرم ﷺ معراج شریف میں جاتے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر کتنی بار اللہ رب العزت جلِ جلالہ کی بارگاہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ کبھی چشم بینا سے دیکھا ہوتا تو اللہ عزوجل کے محبوب اکرم ﷺ کی شان وبڑائی نظر آتی۔ مگر جن کا وتیرہ ہی شان اقدس

میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا ہوتے ہیں اُنہیں یہ شان و شوکت کیوں نظر آئے؟ امام عشق و محبت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

فرش والے تِری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خُسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھَریرا تیرا

ذرہ ناچیز سے کمتر کا عقیدہ

برقی پریس دہلی کی عبارت

”اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیا اور اولیا اس کے روبرو ایک ذرّۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 88

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

”خدا کی شان بہت ہی بڑی ہے تمام انبیاء اور اولیاء اس کے سامنے ایک ذرّہ سے بھی کمتر ہیں“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 67

اس عبارت میں پھر توحید کی آڑ میں شان رسالت کی تنقید کی جارہی ہے۔ یعنی کہنا چاہتے ہیں کہ اللہ رب العزت جل شانہٗ کی شان کے نزدیک انبیاء اوراولیاء کی شان ایک ذرّہ سے بھی کمتر ہے۔ یعنی ان کی نظر میں ذرّہ کی تو کچھ شان بھی ہے۔ ان اللہ کے محبوب بندوں کی شان تو ذرہ سے بھی کم ہے۔ استغفر اللہ۔ اگر قرآن کریم عشق و محبت سے دیکھا جائے تو اس میں اللہ عزو جل کے محبوب لوگوں کی شان و عظمت کے جلوے نظر آئیں گے۔

امام وہابیہ کے عقیدہ میں رسول (ﷺ) کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا

برقی پریس دہلی کی عبارت

"یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جاویگا۔ کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسولؐ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 91

فاروقی کتب خانہ ملتان کی عبارت

"یوں نہ بولے کہ اللہ اور رسول چاہیگا تو فلاں کام ہو جائے گا، کیونکہ جہان کا سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 95-96

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

"یوں نہ کہا جائے کہ اللہ اور رسول چاہے گا تو کام ہو جائے گا کیونکہ دنیا کا سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 70

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہابی، دیوبندی، مودودی عقیدے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کی نظر میں تو صرف اللہ کا پیغام پہنچا کر سیدھا راستہ بتلانا ہے اور بس۔ ارے یہ تو وہ محبوب رب دوجہاں ہیں کہ جیسا چاہیں رب العزت جل جلالہ اپنے محبوب کی مرضی کے مطابق کر دیتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

﴿1﴾ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہمارا قبلہ بیت المقدس کے بجائے خانہ کعبہ ہو جائے تو اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کی خواہش کے مطابق خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا۔(القرآن)

﴿2﴾ ایک شخص کے سوال کیا کہ حج ہر سال فرض ہے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا(مفہوم)

﴿3﴾ اُمت کی تنگی و دشواری کی خاطر آپ ﷺ نے خواہش کے باوجود ہر نماز کے بعد مسواک کو واجب قرار نہیں دیا۔(بخاری و مسلم)

﴿4﴾ اُمت کی تنگی و دشواری کی خاطر عشاء کی نماز آدھی رات تک مؤخر نہیں فرمائی۔

﴿5﴾ ایک صحابی کو قربانی کیلئے چھ ماہ کے بکری کے بچے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اس کے علاوہ اور بہت سے آیات و احادیث مبارکہ موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسی آسانی آپ ﷺ نے اُمت کیلئے چاہی وہ آپ ﷺ نے کر دی۔

رسول کو کیا خبر جیسے گستاخانہ الفاظ کا استعمال

برقی پریس دہلی کی عبارت

”کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل میں کیا ہے؟ یا فلانے کی شادی کب ہو گی؟ یا فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے ستارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسولؐ ہی جانے، کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر؟“

تقویۃ الایمان، صفحہ 91-92

فاروقی کتب خانہ ملتان کی عبارت

"کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں کے دل میں کیا ہے؟ یا فلاں کی شادی کب ہو گی؟ یا فلاں درخت میں کتنے پتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے ستارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ ورسولؐ ہی جانیں"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 96

(نوٹ:۔بقیہ عبارت کتاب سے حذف کر دی گئی۔۔ ہمدانی)

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

"کوئی شخص پوچھے کہ فلاں کے دل میں کیا ہے۔ یا فلاں کی شادی کب ہو گی یا فلاں درخت پر کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یوں نہ کہے کہ اللہ اور رسول ہی جانیں کیونکہ غیب کی بات کی اللہ ہی کو خبر ہے۔ رسول کو خبر نہیں"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 70

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہے کہ وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں، ندویوں کے امام کے نزدیک رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں ہوتا اور اپنے اس عقیدے کا اظہار کر کے شقاوت قلبی کا ثبوت دیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اور کتب حدیث حضور ﷺ کے علم غیب کی گواہی دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکبر ﷺ کو غیب کا علم عطا فرمایا کیونکہ نبی کہتے ہی اُسی کو ہیں جو غیب کی بات جانتا ہو۔

دیکھئے غیب تو ہمارے اور تمہارے حساب سے بولا جاتا ہے اور جو سب جانتا ہو تو اُسے غیب کا علم نہیں کہتے۔ اللہ تعالیٰ تو سب ظاہر وباطن، کھلی و پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا

ہے۔کیونکہ انسانوں کی رسائی نہیں کہ وہ چھپی چیز جان سکے جو انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو اُسی پر غیب کا اطلاق ہوتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے اُس کے لئے غیب کیا معنی۔۔۔؟ مگر جب انسانوں سے کلام ہو گا تو یہی کہا جائے کہ اے انسانوں اللہ تعالیٰ غیب کا علم جانتا ہے جو تم نہیں جانتے۔ ظاہر کہ انسان کو غیب کی چیزوں کا کیا پتہ۔کیونکہ یہ غیب تو ہمارے لئے ہوا۔اب یونہی سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو پوشیدہ چیزوں کا علم بتایا اور دکھایا بھی۔ جیسے جنت و دوزخ اور اس طرح کی بہت سی دوسری اشیاء۔ ہمارے لئے لحاظ سے تو غیب ہیں حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے لئے غیب نہیں۔ اب جب آقائے کائنات رؤف رحیم ﷺ ہم انسانوں کو غیب کی باتیں بتاتے ہیں تو یہ چیز ہمارے لحاظ سے تو غیب ہیں مگر پیارے آقا ﷺ کی تو دیکھی بھالی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ان چیزوں پر مطلع فرمادیا ہے تو اس کو ہم غیب کہتے ہیں کیونکہ ہمارے لحاظ سے یہ غیب ہیں۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ جو چیز ہمارے لئے غیب ہے وہ ہمارے پیارے آقا دوجہاں کے سردار ﷺ کی دیکھی بھالی ہے ۔اب ہم اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا جس کا اظہار وقتاً فوقتاً حضور ﷺ اپنے پیارے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کرتے رہے۔امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا کہ ؎

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درُود(ﷺ)

انبیاء واولیاء کو صرف بڑے بھائی ماننے کا گستاخانہ عقیدہ

برقی پریس دہلی کی عبارت

”یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے،
سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 95

فاروقی کتب خانہ ملتان کی عبارت

”یعنی آدمی آپس میں سب بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے،
اس کی بڑے بھائی کی طرح تعظیم کیجئے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 99

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

”تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں جو بہت بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے
اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کرو“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 72

اس عبارت میں وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں، ندویوں کے امام کے نزدیک انبیاء و اولیاء کا رتبہ اُمت میں بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی کا سا ہے۔ اوران کے عقیدے میں انبیاء بڑے بھائی ہوئے اور اولیاء چھوٹے بھائی ہوئے ۔بس یہی فضلیت ان کے نزدیک صحیح ہے۔

ارے کیا تم لوگ اپنے والد کا ادب بڑے بھائی کی طرح کرتے ہو کیا تمہارے والد کی حیثیت تمہارے نزدیک بڑے بھائی کی سی ہے یقیناً نہیں۔ تو پھر انبیاء جو بمنزلہ امت کے والد ہوتے ہیں۔ پھر اُن کے بارے میں یہ سوچ رکھنا کہ وہ بڑے بھائی ہوئے کیا یہ ایک اُمتی کو زیب دیتا ہے کہ وہ ایسا کہے؟۔ والد کا اپنا ایک مقام ہے اور بھائی کا ایک الگ مقام، دونوں کی حیثیت جداگانہ ہے۔ تو کیا نبی کو بھائی کی طرح کہنا اور فقط بھائی کی سی تعظیم کی حیثیت دینا بے ادبی و گستاخی ہے یا نہیں؟ اور انبیاء علیہم کی گستاخی یقیناً کفر ہے۔

برقی پریس دہلی کی عبارت

> ”اولیاؒ و نبیاؑ و امامؒ زادہ پیرؒ و شہیدؒ یعنے جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم نے چھوٹے ہیں“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 95

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

> ”جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں خواہ انبیاء ہوں یا اولیاء ہوں وہ سب کے سب اللہ کے بے بس بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں مگر حق تعالےٰ نے انہیں بڑائی بخشی تو ہمارے بڑے بھائی کی طرح ہوئے ہمیں ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے کیونکہ ہم چھوٹے ہیں“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 72

پچھلی عبارت میں بڑے بھائی کہنے پر کلام ہو چکا ہے۔ یہاں یہ مزید یہ اقرار کر رہے ہیں کہ ہاں ہاں انبیاء ہمارے بڑے بھائی کی طرح ہیں اور ہم چھوٹے بھائی کی طرح، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

مٹی میں ملنے کا گستاخانہ عقیدہ

برقی پریس دہلی کی عبارت

"یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 97

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

"یعنی ایک نہ ایک دن میں بھی فوت ہو کر آغوش لحد میں جا سوؤں گا"۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 73

اس عبارت میں وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں، ندویوں کے امام نے کس قدر گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ روح بھی کانپ اُٹھتی ہے۔ قارئین سوچیے کہ کیا کوئی سلیم الفطرت جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ اپنے نبی ﷺ کے لئے اس طرح کے الفاظ زبان و قلم سے ادا کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔

ارے جمہور علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں اُن کو رزق دیا جاتا ہے جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں۔ امت کے اعمال سے واقف ہیں۔ اُن پر اُمت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اچھے اعمال سے خوش ہوتے ہیں اور بُرے اعمال سے غمزدہ۔ (تفصیل ہماری کتاب حیات انبیاء علیہم السلام ملاحظہ کیجئے)

انبیاء علیہم السلام کی شان بشر کی سی اور بھی کم بیان کرنے کا گستاخانہ عقیدہ

برقی پریس دہلی کی عبارت

”کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھالکر بولو، اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو، سو اُن میں بھی اختصار ہی کرو، اور اس میدان میں منھ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو، کہیں اللہ کی جناب میں بے ادبی نہ ہو جائے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 101

دارالاشاعت کراچی کی عبارت

”یعنی کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بات کرنے چاہئے۔ اس کی انسان ہی کی سی تعریف کرو۔ بلکہ اس میں بھی کمی کرو۔ منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو کہیں شان الوہیت میں بے ادبی نہ ہو جائے“۔

تقویۃ الایمان، صفحہ 76

فاروقی کتب خانہ ملتان کی عبارت

اس ایڈیشن میں یہ عبارات نکال دی بلکہ جس حدیث کے تحت یہ مذکورہ بالا عبارت آئی تھی وہ سب کی سب حذف کر دی۔

تقویۃ الایمان، صفحہ عبارت حذف

قارئین کرام! یہ ہے تحریف و خیانت بد دیانتی کہ اپنی ہی کتابوں میں تحریف و خیانت کرتے ہیں پھر سوچئے کہ سابقہ ادوار کے علماء اہل سنت کی جن کتابوں کے یہ ترجمے

کر کے چھپاتے ہیں اُن کتابوں میں اپنے گمراہ عقیدے کے مطابق کتنی تحریف و خیانت نہ کرتے ہوں لہذا عوام الناس کو سوچ سمجھ کر ان کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ ان کی کتابیں پڑھ کر انبیاء اور اولیاء کے گستاخ نہ بن سکیں۔

اس عبارت میں وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں، ندویوں کے امام کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کی تعریف صرف بشر کی سی کرنی چاہیے بلکہ ان کے ظالم امام کا بغض و عناد سے بھرا پیٹ یہاں بھی نہ بھرا بلکہ آگے اور مزید کہتا کہ صرف بشر کی سی تعریف بھی نہ کرو بلکہ جو بشر کی تعریف ہوتی ہے اس سے کم کرنی چاہیے۔ معاذاللہ! یعنی ان کے نزدیک ایک بشر (عام آدمی) کی تعریف سے بھی کم کرنی چاہیے۔ یہ ہے ان کی گندی سوچ اور گمراہ عقیدہ۔

یہ لوگ توحید کی آڑ لے کر کیسے کیسے شان رسالت میں تنقیص کے پہلو تلاش کرتے ہیں۔ الامان الحفیظ! ارے اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں کیا اپنے انبیاء کی شان ایک بشر کی سی بیان فرمائی ہے؟ اگر قرآن نہیں پڑھا تو غور سے پڑھو دیکھو دیکھو رب تعالیٰ اپنے انبیاء کی تعریف و توصیف میں کتنے پیارے پیارے الفاظ میں تعریف و توصیف بیان کرتا ہے کہ قرآن کریم کے اوراق اس بات کے شاہد ہیں کہ اللہ رب العزت کو اپنے پیاروں کی تعریف و توصیف پسند ہے۔ ڈرو اُس وقت سے جس دن نامۂ اعمال کھلے گا اور اپنے کئے پر پچھتانا پڑے گا کہ کاش! نبی کی تعظیم کی ہوتی، نبی کو اپنے جیسا نہ کہا ہوتا مگر پھر یہ اقرار کام نہ آئے گا۔ کیونکہ ؎

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانے گے قیامت میں مان اگر گیا

مولوی رشید احمد گنگوہی

عقیدہ غیب رکھنا شرک

دیوبندی مکتبہ فکر کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے۔

"اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علمِ غیب تھا صریح شرک ہے"۔

فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 217

اس عبارت میں دیوبندی مکتبہ فکر کے امام وقطب کے نزدیک اگر کوئی مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علی وآلہ وسلم غیب جانتے تھے تو اس نے شرک کیا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ استغفر اللہ۔ بات تو بس یہی ہے کہ بغض نبوی میں توحید کی آڑ لے کر یہ بے ادبیاں اور گستاخیاں کی جارہی ہیں اور مسلمانوں کو جبہ دستار کی آڑ میں بد عقیدگی کی طرف دھکیل کر گستاخ و بے ادب بنایا جارہا ہے۔

میلاد شریف کے متعلق گنگوہی خرافات

دیوبندی قطب الاقطاب گنگوہی لکھتا ہے۔

"محفل میلاد شریف ہندوؤں کے سانگ اور جنم کنہیا سے بھی بدتر ہے"۔

فتاویٰ میلاد شریف، صفحہ 14 بحوالہ حرمت مصاہرت، صفحہ 89

بغض نبوی کی شدت ملاحظہ کیجئے کہ آقائے دو جہاں حضور پُرنور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد مبارک کو کس سے بدتر کہہ رہا ہے۔ کیا اس کا ہندوؤں کے

ساتھ کوئی گٹھ جوڑ ہے جو معاذ اللہ ثم معاذاللہ !ہندوؤں کے سانگ اور جنم کنہیا کے دن کو بمقابلہ میلاد مصطفےٰ ﷺ اچھا کہہ رہا ہے اور محفل میلاد منانے والوں اور حضور ﷺ کے میلاد شریف کا تذکرہ کرنے والوں کو سانگ اور کنہیا کے جنم سے سے بھی بدتر کہہ رہا ہے کیا ایسا کہنے والا کوئی مسلمان ہو سکتا ہے ؟

جبکہ میلاد منا کر ولادت رسول ﷺ کے تذکرے کر کے خوشی منانا سلف صالحین کا محبوب وطیرہ رہا ہو اور ہے۔ مگر یہ ابلیسی ذریت میلاد مصطفےٰ ﷺ کے کس قدر شدت سے مخالف ہے اور کیا عقیدہ رکھتی ہے آپ نے ملاحظہ کر لیا۔

دیوبندی قطب الاقطاب گنگوہی لکھتا ہے۔

"محفل (میلاد) چونکہ زمانہ فخر علیہ السلام میں اور زمانہ صحابہ میں رضی اللہ تعالیٰ علہیم اجمعین اور زمانہ تابعین اور تبع تابعین اور زمانہ مجتہدین علیہ الرحمۃ میں نہیں ہوئی۔۔۔۔لہذا یہ مجلس (میلاد) بدعت ضلالہ ہے"۔

فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 228

مزید بغض نبوی کا یوں ثبوت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ۔

"عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے لہذا درست نہیں"۔

فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 30-229

گنگوہی صاحب سے مزید سوال ہوا کہ:۔

”محفل میلاد جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے“۔

فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 245

ایک اور جگہ یوں فتویٰ داغتے ہیں کہ:۔

”انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی اور مندوب کے واسطے منع ہے“۔

فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 244

دیکھئے مسلمانوں کو بہکانے کے لئے کیسے کیسے حربے استعمال کئے جاتے ہیں۔ کیسے کیسے طریقوں سے میلاد مصطفےٰ ﷺ کو حرام وناجائز وبدعت قرار دیا جاتا ہے۔ اگر عشق و محبت کی عینک لگا کر دیکھئے تو میلاد مصطفےٰ ﷺ تو اللہ عزوجل نے بھی منائی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی منائی۔ صحابہ نے بھی منائی، مگر یہ تو اُس کو نظر آئے جس کے دل میں محبت کی چاشنی ہو اور جو اس لذت سے محروم ہو اُس کو کیا نظر آئے۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی

ختم نبوت کے معنٰی پر نقب زنی

مکتبہ دیوبند کے مولوی محمد قاسم نانوتوی لکھتا ہے۔

"اوّل معنٰے خاتم النبین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔

تحذیر الناس، صفحہ 4

نانوتوی کا نئے نبی کے آنے کے امکان کا عقیدہ

یہی مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی لکھتا ہے۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"۔

تحذیر الناس، صفحہ 34

یہ صاحب دیوبندی جماعت کے قاسم العلوم کہلاتے ہیں اور جن کو مدرسہ دیوبند کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے مگر انہی کی کتب سے ظاہر ہوتا ہے کہ سید عابد حسین جو میلاد و فاتحہ کے قائل تھے مدرسہ دیوبند کے بانیوں میں سے تھے۔ ملاحظہ ہو دارالعلوم دیوبند کا بانی کون؟

بہرکیف مذکورہ بالا دونوں عبارتوں میں یہ ثابت کرنا چاہے تھے خاتم النبین کے جو معنی اہل اسلام میں رائج ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ یہ وہ بنیاد ہے جو ان کے امام اسماعیل دہلوی کہہ چکے ہیں جس کا حوالہ اوپر گزر چکا ہے۔ اسی نظریے پر چل کر مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ختم نبوت کا عقیدہ ماننا ضرورت دین ہے اور اس سے انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لہذا خاتم النبیین (ﷺ) کے معنی کو عوام کا خیال بتانے والا امت مسلمہ کے متفق معنیٰ سے انکار کرتا ہے اور اپنا ایک نیا معنیٰ تراشتہ کر ضرورت دین کا منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

قارئین کی آسانی کے لئے ہم ایک مثال سے سمجھاتے ہیں۔

اگر کوئی دیوبندی طالب علم اپنے قاسم العلوم والخیرات مولوی قاسم نانوتوی کو بالفرض جاہل و بے علم کہہ دے تو جماعت دیوبند کے جملہ عالم اُس کہنے والے دیوبندی کو شاباشی دیں گے کیونکہ اس طرح کہنے سے نانوتوی کے قاسم العلوم والخیرات کہنے پر کوئی فرق نہیں آئے گا۔

قارئین کرام! سوچیئے جب کوئی دیوبندی ایسا نہ کر سکتا ہے اور نہ سوچ سکتا ہے اور کوئی بالفرض ایسا دے تو پوری جماعت ڈنڈے مار مار کر اُس کی جان لیں گے تو جماعت دیوبند کے اتنے بڑے عالم کی شان میں گستاخی کر دی۔ بتاؤ تو سہی کیا نانوتوی نے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ

میں گستاخی کی یا نہیں؟ بلاوجہ تاویلیں کرکے عبارت کو درست ثابت کر بے دینی نہیں تو اور کیا ہے۔

اُمتی کا نبی سے عمل میں بڑھ جانے کا نانوتوی عقیدہ

مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی لکھتا ہے۔

"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی جانے بلکہ بڑھ جاتے ہیں"۔

تحذیر الناس، صفحہ 7

لیجئے اب جماعت دیوبند کے قاسم العلوم یہ ثابت کرتے ہیں، اُمتی اپنے عمل سے بسااوقت نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ نبی سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

قارئین کرام! سوچیئے یہ نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں کتنی بڑی دیدہ دلیری ہے ایسا کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی نہیں سوچ سکتا چہ جائیکہ کہ کوئی عالم کہلانے والا ایسی بیہودہ، لغو، فضول بات کرے۔ ارے نبی کا ایک سجدہ اُمتی کی پوری زندگی کی عبادتوں سے کروڑہا درجے افضل و اعلیٰ ہے۔ بلکہ ہم تو یوں کہتے ہیں کہ پوری اُمت کے جتنے افراد ہیں اُن سب کی ساری زندگیوں کا عمل نبی کے ایک سجدہ کے عمل کے برابر نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ کے زیادہ ہو۔ دراصل اسلام اور توحید کے یہ ٹھیکیدار سچے پکے مسلمانوں کے صحیح عقائد کو گستاخانہ عقائد میں تبدیل کروا کر اُن کے ایمان جیسی پونجی کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے گمراہ عقائد سے محفوظ رکھے آمین۔

مولوی اشرف علی تھانوی

تھانوی کی توہین آمیز عبارت

دیوبندی مکتبہ فکر کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے۔ نقل کفر کفر نباشد۔

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مُراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے"۔

حفظ الایمان، صفحہ 13

الامان الحفیظ! کتنی توہین آمیز عبارت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم مبارک کو کس سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔ اگر ان کو کہا جائے جن سے تم نے علم حاصل کیا جو تمہارا مقتدا و پیشوا ہیں اُن کے علم میں کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے حاصل ہے ۔ تو فوراً لڑنے جھگڑنے لگ جائیں گے۔ کہ ہمارے فلاں عالم کی گستاخی کر دی۔ مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ایسی بات کہنے پر کسی کے جذبہ ایمان کو ٹھیس نہیں پہنچتی۔

انبیاء اور ابلیس کا ایک ساتھ ذکر کرنا دیوبندی فطرت

”آدم علیہ السلام و ابلیس علیہ اللعن دونوں سے خطا ہوئی آدم علیہ السلام بوجہ عجز وانکسار مقبول ہوئے۔ اور ابلیس اپنے حجاب کی وجہ سے مردود ہو گیا“۔

امداد المشتاق، صفحہ 64 مکتبہ اسلامیہ لاہور☆اسلامی کتب خانہ، مطبع لٹل سٹار پرنٹرز لاہور، صفحہ 67

قارئین کرام! یہ عبارت ملاحظہ کیجئے کہ اس عبارت میں حضرت آدم علیہ السلام اور شیطان کی خطا کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ارے شیطان نے خطا نہیں کی۔ خطا تو وہ ہوتی ہے جو بے دہانی میں ہو شیطان نے تو جان بوجھ کر مکالمہ بازی کر کے حسد کی آگ میں جلا پھر لوگ کس آگ میں جل کر آدم علیہ السلام اور شیطان لعین کا ذکر ملا کر کرتے ہیں۔ اور پھر کوئی مسلمان یہ کیسے سوچ سکتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہوئی۔ ارے یہ تو مشیت ایزدی تھی اور سبب حضرت آدم علیہ اسلام۔ اگر وہ گندم کا دانہ نہ کھاتے تو کیا انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ارے یہ سب محبت کے ادائیں ہیں یہ تو وہی جانتا ہے جو اس رمز سے واقف ہو۔ ہم اپنی زبان سے ایسے کلمات کیوں ادا کریں جو انبیاء علیہم السلام کی شان کے منافی ہو۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی

شیطان کے علم کے قائل

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے۔

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔

براہین قاطعہ، صفحہ 55

قارئین کرام کو یہ بتاتے چلیں کہ براہین قاطعہ مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی ہے اور اس کتاب کو گنگوہی کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے مگر کیونکہ چھپی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے ہے۔لہذا انہیں کے نام کے تحت براہین قاطعہ کی عبارات لائیں جا رہی ہیں۔

مذکورہ بالا عبارت میں شقاوت قلبی اور بغض نبوی ملاحظہ کیجئے۔ کہ شیطان کے علم پر تو قرآن سے نص قطی پیش کر رہے ہیں اور ماکان ومایکون کا علم جاننے والے آقائے کائنات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر ان لوگوں کو کوئی نص نہیں

ملی۔ حیرت تو یہ ہے کہ شیطان جو کہ بارگاہِ الٰہی کا دھتکارا ہوا مردود ہے۔بقول انبیٹھوی کہ اللہ عزوجل نے اُس کے علم غیب پر تو قرآن مجید میں نص قطعی پیش فرمادی اور جو خود اُس کا محبوب اعظم ہے اور جس کو باعثِ تخلیق کائنات بنایا اُس کو علم غیب کی نص قطعی عطا نہیں فرمائی۔ کیسا ایمان سوز نظریہ ہے۔ اللہ ایسے ایمان سوز نظریات سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین

اُردو زبان سکھانے کا دعویٰ (معاذاللہ)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے۔

> "ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھکر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہے ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا"۔

براہین قاطعہ، صفحہ 30

قارئین کرام! جب مدرسہ دیوبند کے عالموں کی توہین آمیز عبارت پر علماء اہل سنت مواخذہ فرمارہے تھے تو اِن لوگوں نے اپنے علماء کی شان بیان کرنے کے لئے دھڑا دھڑ خواب تراشنے شروع کر دیئے تاکہ بھولے بھالے مسلمانوں کو خوابیں بیان کرکے ان کو اپنے جال میں پھنسایا جاسکے۔ بعد ازاں یہی خواب ان کے گلے کی ہڈی بن جاتے ہیں پھر نہ انہیں نگلے چین ہوتا ہے نہ اُگلے چین۔ اس عبارت میں اپنے مدرسے کی شان بیان کرنے

کیلئے یہ خواب تراش کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بے ادبی اور گستاخی کی گئی۔ اور آپ ﷺ کو معاذ اللہ مدرسہ دیوبند کے علماء کا شاگرد بنا دیا اور آپ ﷺ کی زبان سے کہلوادیا کہ جب سے علماء دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہے ہم کو اُردو زبان آ گئی۔ معاذ اللہ۔

ارے اللہ کے رسول معظم ﷺ کو تو دنیا کی سب زبان آتی ہیں کوئی بھی مسلمان آپ ﷺ کو کسی بھی زبان میں یاد کرے آپ اُس کی زبان سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں پھر یہ کہنا جب سے علماء دیوبند سے معاملہ ہوا ہے اردو زبان آ گئی۔ یہ کذب بیانی نہیں تو اور کیا ہے؟ بات صرف اتنی ہے کہ دنیا کے سامنے علماء دیوبند کی شان اونچی کر کے بتانی مقصود تھی تا کہ جہلاء کو پھنسایا جا سکے۔

امکانِ کذب کے قائل

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے۔

> "امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلفِ وعید آیا جائز ہے کہ نہیں"۔

براہین قاطعہ، صفحہ 6

اس عبارت میں امکان کذب کے بارے قدماء کے سر یہ الزام لگاتے ہیں ہیں امکان کذب کا مسئلہ قدماء میں اختلاف رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل (معاذ اللہ) جھوٹ بولنے پر قادر ہے یا نہیں۔ یہ عقیدہ بھی انھیں گمراہ جماعتوں کا تراشا ہوا ہے۔ بلکہ سلف صالحین کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ہر عیب سے پاک ہے۔ جھوٹ ایک عیب ہے اُس کی ذات

سبحان ہے اور ہر عیب سے پاک ہے یہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ اور مسلمانوں کو یہ باور کرانا کہ جھوٹ بولنے کی قدرت ہے مگر بولتا نہیں یہ صریح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے ادبی و گستاخی ہے۔

نبی کو بھائی کا درجہ دینا دیوبندی فطرت

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے۔

"پس اگر کسی نے بوجہ آدم ہونے کے آپؐ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہدیا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے"۔

براہین قاطعہ، صفحہ 7

جب مکتبہ دیوبند کے شہید اعظم و امام اسماعیل دہلوی کا عقیدہ ہے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں تو ظاہر ہے کہ جو عقیدہ امام کا ہو تو وہی عقیدہ پورے مکتبہ کا کیوں نہ ہو گا۔ ارے ذرا دل کی آنکھیں کھول کر دیکھو یہ بتاؤ کبھی کسی صحابی، غوث، قطب، ولی نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھائی کہا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ان ولیوں کے سامنے قرآن وحدیث موجود نہیں تھا؟ یا صلحاء قرآن وحدیث پر عامل نہیں تھے؟

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مواخات والے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بھائی کہا۔ کیا کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ اس نسبت کو سن کر کبھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھائی کہا۔ قرآن کریم میں تو اللہ رب العزت جل جلالہ تو یہ ادب سکھاتا ہے کہ جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو

ایسے میرے محبوب کو مت پکارنا ورنہ جتنے بھی تمہارے اعمال صالحہ کئے ہوئے ہوں گے اکارت ہو جائیں گے (مفہوم) اور یہ لوگ بضد ہیں کہ ہم بھائی ہی کہیں گے۔ کیا ایسا شیطانی عقیدہ رکھنے والے لوگ کل قیامت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کے حق دار ہو سکیں گے۔

مولوی حسین علی بھچرانوی

یہ دیوبندی مذہب کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگردِ رشید اور خلیفہ مولوی حسین علی بھچرانوی ہیں جو کہ تفسیر بلغۃالحیران کے مبشرات میں لکھتا ہے۔

نبی کو گرنے سے بچانے کا گستاخانہ عقیدہ

"رائیت ان رسول اللہ ﷺ عانقی و ذہب بے فی معانقتہ علی الصراط

پل صراط۔۔۔۔ درائیت انہ یَسقُطُ فامسکتہ واعصمتہ عن السقوط۔)"

تفسیر بلغتہ الحیران، صفحہ 8

ترجمہ:۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مجھے بصورت معانقہ دوزخ کے پلصراط پر لے گئے۔۔۔ میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ گر رہے ہیں تو میں نے آپ کو تھام کر گرنے سے بچایا۔

برطانوی مظالم کی کہانی، صفحہ 548

قارئین کرام! بے ادبی اور توہین کرنے کی جسارت کا بیج جو امام نے بویا تھا کس قدر تناور درخت کی طرح ہو گیا اور پوری جماعت میں رس بس گیا۔ اور توہین و تنقیص یہاں تک پہنچی کہ دیوبندی مولوی یہ کہنے لگا (معاذاللہ ثم معاذ اللہ) کہ آپ ﷺ پل صراط سے گر رہے تھے تو دیوبندی مولوی نے آپ ﷺ کو تھام کر گرنے سے بچایا۔ کتنا بھیانک شیطانی خواب ہے جس کی تشہیر کی جارہی ہے۔ ارے ان نابکارو کو کوئی بتائے کہ جو گرتوں کو اُٹھانے آئے، دوزخ سے بچانے آئے۔ جن کے ہاتھ میں شفاعت عظمیٰ کا تاج ہے۔ اُن

کے متعلق یہ کیسا جارحانہ عقیدہ ہے۔ کیا ایسے لوگ کا مسلمانی کا دعویٰ کرنا سود مند ہو گا۔ آپ خود ہی اپنے ضمیر سے فیصلہ لیجئے۔

آدم علیہ السلام پر تنقید

مولوی حسین علی بھچرانوی لکھتا ہے۔

"ان (آدم علیہ السلام) کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا کہ شیطان ہم کو دھوکہ دے رہا ہے۔ پھر آخر اس زلت سے جنت سے نکالے گئے"۔

تفسیر بلغتہ الحیران، صفحہ 13

وہی ادبی اور گستاخی کی روایات چلی آرہی ہے۔ جب بڑے گستاخی سے پیچھے نہیں ہٹے تو چھوٹے کیوں پیچھے رہیں۔ یہ گستاخانہ الفاظ اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ ان کی نظر میں انبیاء علیہم السلام کی شان و وقعت نہیں ہے۔ جبھی تو کہہ رہے ہیں کہ" شیطان نے دھوکہ دیا اور زلت سے جنت سے نکالے گئے"۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ! ارے شیطان کی کیا مجال کہ حضرت آدم علیہ السلام کو دھوکہ دے سکے۔ شیطان لعین تو حضرت آدم علیہ اسلام کی بارگاہ پاک میں آکر اللہ رب العزت کی قسم کھائی اور خیر خواہ کے روپ میں کرکے اپنی بات کا یقین دلایا تو حضرت آدم علیہ السلام نے یقین کر لیا کہ کوئی ایسا بدبخت ہو نہیں سکتا جو اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھالے اسی بنا پر یقین کر لیا۔ یہاں یہ بات سامنے آئی کہ اس جماعت کی سوچ کا زوایہ ہی اُلٹا ہے اگر سوچ کا زاویہ درست سمت میں ہوتا تو یوں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بمعہ ذریت ایک معینہ مدت کے لئے زمین پر جنت سے اُتارا، تاکہ معینہ مدت پوری کرکے پھر دوبارہ جنت میں واپس آجائیں۔

طاغوت کا لفظ ملائکہ اور رسول کے لئے بولنے کا گستاخانہ عقیدہ

مولوی حسین علی بھچرانوی لکھتا ہے۔

”طاغوت کا معنی کما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت اس معنی بموجب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہو گا“۔

تفسیر بلغتہ الحیران، صفحہ 43

اس عبارت میں طاغوت کا لفظ ملائکہ اور رسول کیلئے جائز قرار دیا ہے۔ جبکہ علماء نے اس لفظ کو شیطان کے لئے استعمال کیا ہے اور کرتے ہیں۔ مثلاً روز مرہ استعمال میں بولتے ہیں کہ فلاں طاغوتی طاقت ہے یا طاغوتی ذہن رکھتا ہے، تو اس کا مطلب یہی ہے شیطانی طاقت ہے یا شیطانی ذہن رکھتا ہے۔ ایسے گھٹیا الفاظ کو ملائکہ اور رسول کیلئے استعمال کرنا اُن کی توہین و تنقیص کرنا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

رب تعالیٰ کی شان میں گستاخی

مولوی حسین علی بھچرانوی لکھتا ہے۔

”انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں۔ اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کرینگے بلکہ اللہ کو انکے کرنے کے بعد معلوم ہو گا“۔

تفسیر بلغتہ الحیران، صفحہ 157-158

اس عبارت میں اللہ رب العزت جل جلالہ کی بارگاہ میں بے ادبی اور گستاخی کی جسارت کی گئی ہے۔ اللہ رب العزت جل جلالہ جو انسانوں کے ظاہر و پوشیدہ، ماضی، حال،

مستقبل کے اعمالوں کو جانتا ہے کہ کیا کریں گے یا کیا کرنے والے ہیں سب کو جانتا ہے، اللہ عزوجل غیب کا مالک ہے۔ دنیا جہاں کے غیب اُس سے پوشیدہ نہیں وہ ہر ہر چیز سے باخبر ہے مگر یہ دیوبندی مفسر کہتا ہے اللہ کو پہلے علم نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے اعمال کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ۔ کیسی صریح گستاخی ہے اللہ رب العزت جل جلالہ کی بارگاہ میں۔ کیا کوئی مسلمان یہ سوچ سکتا ہے اور کیا ایسا عقیدہ رکھ سکتا ہے؟ فیصلہ اپنے ضمیر سے لیجئے۔

ابو الاعلیٰ مودودی

اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ "چال" کا استعمال

ابو الاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

"اور کیا وہ اللہ کی چال سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ سو اللہ کی چال سے تو وہی لوگ بیخوف ہوتے ہیں جن کو برباد ہونا ہے"۔

تفہیمات حصہ اوّل، صفحہ 165

ابو الاعلیٰ مودودی مزید لکھتا ہے۔

"ان کی چالوں کے مقابلے میں خدا بھی ایک چال چلا۔ مگر خدا کی چال ایسی تھی کہ وہ اس کو سمجھ ہی نہ سکتے تھے پھر اس کا توڑ کہاں سے کرتے؟"

تنقیحات، صفحہ 66

مذکورہ بالا دونوں حوالوں میں مودودی صاحب نے اللہ جل شانہ کے لئے لفظ "چال" کا گھٹیا استعمال کیا ہے۔ اللہ عزوجل "چال" چلنے سے پاک ہے۔ ایسا لفظ وہی استعمال کر سکتا ہے جس کو کسی بھی ادب ولحاظ کا پاس نہیں ہو۔ ایسا لفظ استعمال کرنا اللہ رب العزت جل جلالہ کی شان میں بے ادبی وگستاخی ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی

ابو الاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

”اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں“۔

تفہیمات حصہ اوّل، صفحہ 195

مذکورہ بالا عبارت میں کہتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام تو اللہ رب العزت جل جلالہ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنا گمراہی و بے دینی نہیں تو اور کیا ہے؟

حضور ﷺ کے لئے معاذاللہ ثم معاذاللہ لفظ ”اَن پڑھ“ کا استعمال

ابوالاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

”صحرائے عرب کا یہ اَن پڑھ بادیہ نشین، جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا۔ دراصل دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے“۔

تفہیمات حصہ اوّل، صفحہ 249

ابوالاعلیٰ مودودی مزید لکھتا ہے۔

”۔۔۔ایک گلہ بانی اور سوداگری کرنے والے اَن پڑھ بادیہ نشین کے اندر یکایک اتنا علم، اتنی روشنی، اتنی طاقت، اتنے کمالات، اتنی زبردست تربیت یافتہ قوتیں پیدا ہو جانے کا کونسا ذریعہ تھا؟“

تفہیمات حصہ اوّل، صفحہ 254

موسیٰ علیہ السلام کی بے ادبی، لفظ "چرواہے" کا استعمال

ابوالاعلیٰ مودودی مزید اور لکھتا ہے۔

"پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیے جس سے وادیٔ مقدس طویٰ میں بلاکر باتیں کی گئیں"۔

تفہیمات حصہ اوّل، صفحہ 294

انبیاء کرام علیہم السلام پر تنقید۔۔اجتہاد کی غلطی کے قائل

ابوالاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

"حتیٰ کہ اگر بمقتضائے بشریت کبھی وہ (انبیاء علیہم السلام) اپنے اجتہاد میں بھی غلطی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فوراً ان کی اصلاح کر دیتا ہے"۔

تفہیمات حصہ اوّل، صفحہ 297-298

مذکورہ بالا عبارات میں کی گئی بے ادبیاں اور گستاخیاں ملاحظہ کیجئے۔

﴿1﴾ نبی کے لئے لفظ " اَن پڑھ " کا استعمال۔

﴿2﴾ نبی کے لئے عام لفظ "لیڈر" کا استعمال۔

﴿3﴾ نبی کے کیلئے عامیانہ طرز کے الفاظ "گلہ بانی اور سوداگری کرنے والے" کا استعمال۔

﴿4﴾ نبی کے کیلئے لفظ " اسرائیلی چرواہا" کا استعمال۔

﴿5﴾ انبیاء سے غلطیوں کا صدور ماننا۔

ہم نے کبھی اس خیال کی تائید نہیں کی کہ ہر شخص کو ائمہ حدیث کی اندھی تقلید کرنی چاہیے یا ان کو غلطی سے مبرّا سمجھنا چاہیے۔

تفہیمات حصہ اوّل، صفحہ 348

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخیاں

بشری کمزوریوں کا غلبہ

ابوالاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

”ان سب سے بڑھ کر عجیب بات یہ ہے کہ بسا اوقات صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی بشری کمزوریوں کا غلبہ ہو جاتا تھا اور وہ ایک دوسرے پر چوٹیں کر جاتے تھے“۔

تفہیمات حصہ اوّل، صفحہ 358

معیاری مسلمان نہ تھے

ابوالاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

”حقیقت یہ ہے کہ عامی لوگ (صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نہ کبھی عہد نبوی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ان کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ معیاری مسلمانوں تو دراصل اس زمانے میں بھی وہی تھے اور اب وہی ہیں جو قرآن اور حدیث کے علوم پر نظر رکھتے ہوں اور جن کی رگ وپے میں قرآن کا

علم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا نمونہ سرایت کر گیا ہو"۔

تفہیمات حصہ اوّل، صفحہ 379

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا بقول مودودی کہ:۔

﴿1﴾ عہد نبوی کے عام صحابہ کرام معیاری مسلمان نہ تھے اور نہ ہی بعد میں معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا۔

﴿2﴾ معیاری مسلمان کی تعریف یہ کی کہ معیاری مسلمان عہد نبوی میں وہی تھے جن کی نظر قرآن کے علوم پر نظر تھے۔

بتانا یہ چاہتے ہے کہ واحد مودودی صاحب کی جماعت کے لوگ معیاری مسلمان ہیں کہ ان کی نظر قرآنی علوم پر ہے۔ باقی سب کے سب صفر۔ آگے حوالوں پر صرف ہیڈنگ ڈال کر گزر جاتے ہیں قارئین عبارت سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر تنقید

ابوالاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

"حضرت عمرؓ کو اپنے آخر زمانے میں اِس بات کا خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اُن کے بعد عرب کی قبائلی عصبیتیں (جو اسلامی تحریک کے زبردست انقلابی اثر کے باوجود ابھی بالکل ختم نہیں ہو گئی تھیں) پھر نہ جاگ اُٹھیں اور اُن کے نتیجے میں اسلام کے اندر فتنے برپا ہوں۔ چنانچہ ایک مرتبہ اپنے امکانی جانشینوں کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اُنھوں

نے حضرت عبد اللہؓ بن عباسؓ سے حضرت عثمانؓ کے متعلق کہا: اگر میں ان کو اپنا جانشین تجویز کروں تو وہ بنی ابی معیط (بنی اُمیّہ) کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے اور وہ لوگوں میں اللہ کی نافرمانیاں کریں گے۔ خدا کی قسم اگر میں نے ایسا کیا تو عثمانؓ ہی کہیں گے اور اگر عثمانؓ نے یہ کیا تو وہ لوگ ضرور معصیتوں کا ارتکاب کریں گے اور عوام شورش برپا کر کے عثمانؓ کو قتل کر دیں گے۔

اسی چیز کا خیال اُن کو اپنی وفات کے وقت بھی تھا۔ چنانچہ آخری وقت میں اُنھوں نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو بلا کر ہر ایک سے کہا کہ اگر میرے بعد تم خلیفہ ہو، تو اپنے قبیلے کے لوگوں کو عوام کی گردنوں پر سوار نہ کر دینا۔ مزید برآں چھ آدمیوں کی انتخابی شوریٰ کے لیے اُنھوں نے جو ہدایات چھوڑیں اُن میں دوسری باتوں کے ساتھ ایک بات یہ بھی شامل تھی کہ منتخب خلیفہ اِس امر کا پابند رہے کہ وہ اپنے قبیلے کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ نہ کرے گا مگر بدقسمتی سے خلیفۂ ثالث حضرت عثمانؓ اس معاملے میں معیار مطلوب کو قایم نہ رکھ سکے۔ اُن کے عہد میں بنو اُمیّہ کو کثرت سے بڑے بڑے عہدے اور بیت المال سے عطیے دیے گئے اور دوسرے قبیلے اسے تلخی کے ساتھ محسوس کرنے لگے۔ اُن کے نزدیک یہ صلہ رحمی کا تقاضا تھا۔۔۔۔ اِس کا نتیجہ آخر کار وہی ہوا جس کا حضرت عمرؓ کو اندیشہ تھا۔ اُن کے خلاف شورش برپا ہوئی اور صرف یہی

نہیں کہ وہ خود شہید ہوئے، بلکہ قبائلیت کی دبی ہوئی چنگاریاں پھر سُلگ اُٹھیں جن کا شعلہ خلافتِ راشدہ کے نظام ہی کو پھونک کر رہا"۔

خلافت وملوکیت، صفحہ 98 تا 100

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر تنقید

ابو الاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

"مگر ایک طرف حکومت اسلامی کی تیز رفتار وسعت کی وجہ سے کام روز بروز زیادہ سخت ہوتا جارہا تھا اور دوسری طرف حضرت عثمان جن پر اس کارِ عظیم کا بار رکھا گیا تھا، ان تمام خصوصیات کے حامل نہ تھے جو اُن کے جلیل القدر پیش رووں کو عطا ہوئی تھیں، اس لیے اُن کے زمانۂ خلافت میں جاہلیت کو اسلامی نظامِ اجتماعی کے اندر گھس آنے کا موقع ملا"۔

تجدید واحیائے دین، صفحہ 36

ابو الاعلیٰ مودودی مزید لکھتا ہے۔

"جب حضرت عثمانؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اِس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے۔ انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے اہم عہدے عطا کیے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدفِ اعتراض بن کر رہیں"۔

خلافت وملوکیت، صفحہ 106

ابو الاعلیٰ مودودی مزید اور لکھتا ہے۔

”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا، اور غلط کام بہر حال غلط ہے، خواہ وہ کسی نے کیا ہو۔ اُس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل و انصاف کا تقاضا ہے، اور نہ دین ہی کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے“۔

خلافت وملوکیت، صفحہ 116

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر نکتہ چینی

ابو الاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

”اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور انہوں نے اسلام کے سیاسی اقتدار کو جاہلیت کے تسلط سے بچانے کی انتہائی کوشش کی مگر ان کی جان کی قربانی بھی اس انقلاب معکوس (Counter Revolution) کو نہ روک سکی“۔

تجدید واحیائے دین، صفحہ 36

مقتدر صحابہ کرام پر تنقید

ابو الاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

”حضرت عثمانؓ کے خون کا مطالبہ، جسے لے کر دو طرف سے دو فریق اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک طرف حضرت عائشہؓ اور حضرات طلحہؓ وزبیرؓ،

اور دوسرے طرف حضرت معاویہؓ ان دونوں فریقوں کے مرتبہ و مقام اور جلالتِ قدر کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے بھی یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ دونوں کی پوزیشن آئینی حیثیت سے کسی طرح درست نہیں مانی جاسکتی"۔

خلافت وملوکیت، صفحہ 124

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید

ابو الاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

"مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں حضرت معاویہؓ نے کتاب اللہ و سنتِ رسولؐ اللہ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی"۔

خلافت وملوکیت، صفحہ 154

ابو الاعلیٰ مودودی مزید لکھتا ہے۔

"حضرت معاویہؓ کے عہد میں سیاست کو دین پر بالا رکھنے اور سیاسی اغراض کے لیے شریعت کی حدیں توڑ ڈالنے کی جو ابتدا ہوئی۔۔۔۔"

خلافت وملوکیت، صفحہ 179

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید

ابو الاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

"امام غزالیؒ کے تجدیدی کام میں علمی و فکری حیثیت سے چند نقائص تھے اور وہ تین عنوانات پر تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ ایک قسم ان نقائص

کی جو حدیث کے علم میں کمزور ہونے کی وجہ سے ان کے کام میں پیدا ہوئے، دوسری قسم ان نقائص کی جو ان کے ذہن پر عقلیات کے غلبہ کی وجہ سے تھے۔ اور تیسری قسم ان نقائص کی جو تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ مائل ہونے کی وجہ سے تھے"۔

تجدید واحیائے دین، صفحہ 72-73

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید

ابو الاعلیٰ مودودی لکھتا ہے۔

"پہلی چیز جو مجھ کو حضرت مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب (شاہ ولی اللہ) اور ان کے خلفاء تک کے تجدیدی کام میں کھٹکی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا اور نادانستہ ان کو پھر وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی"۔

تجدید واحیائے دین، صفحہ 119

ابو الاعلیٰ مودودی مزید لکھتا ہے۔

"مسلمانوں کے اس مرض سے نہ حضرت مجدد صاحب ناواقف تھے، نہ شاہ صاحب۔ دونوں کے کلام میں اس پر تنقید موجود ہے۔ مگر غالباً اس مرض کی شدت کا انہیں پورا اندازہ نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں بزرگوں نے ان بیماروں کو پھر وہی غذا دے دی جو اس مرض میں

مہلک ثابت ہو چکی تھی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ دونوں کا حلقہ پھر اسی پرانے مرض سے متاثر ہوتا چلا گیا“۔

تجدید واحیائے دین، صفحہ 121

مذکورہ بالا عبارتیں بلا تبصرہ نقل کی ہیں۔ یہ عبارتیں اتنی مشکل نہیں جو سمجھ میں نہ آسکیں۔ عام قاری ان عبارات کے معنی و مفہوم کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے نہ ان عبارات میں کسی تاویل کی گنجائش ہے۔ بالکل عام فہم زبان ہے۔

اب یہاں پر چند احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں جن سے معلوم ہو گا کہ جو جس جماعت، گروہ، شخص سے محبت کرے گا اُس کا حشر قیامت میں اُنہیں لوگوں کے ساتھ ہو گا ۔اگر اللہ عزوجل کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور علماء کرام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت سے محبت ہے تو پھر ان شاء اللہ حشر بھی اُنہیں کے ساتھ ہو گا اور بیڑا پار ہو جائے گا اگر خدانخواستہ ایسی جماعت کے ساتھ تعلق ہے جن کا وطیرہ ہی توہین و تنقیص کرنا ہے تو حشر بھی اُنہیں کے ساتھ ہو کر بیڑا غرق ہو جائے گا۔ اللہ عزوجل اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

جس کے ساتھ محبت اُسی کے ساتھ حشر

چند احادیث مبارکہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو إِلَى شَيْءٍ إِلَّا وُقِفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا لِدَعْوَتِهِ مَا دَعَا إِلَيْهِ وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا۔

سنن ابن ماجہ، جلد 1 حدیث 214 صفحہ 91

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی شئے کی جانب بلائے گا قیامت کے روز اسے اس کی دعوت کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا، خواہ ایک ہی آدمی کو دعوت کیوں نہ دی ہو۔

سنن ابن ماجہ مترجم، جلد 1 صفحہ 91

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

ریاض الصالحین مترجم، جلد 1 حدیث 371 صفحہ 225

(ترجمہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

ریاض الصالحین مترجم، جلد 1 صفحہ 225

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنْ

الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

سنن ابوداؤد مترجم، جلد 3 حدیث 1688 صفحہ 611

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو کسی بات پر اتنے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھے جتنے اس بات پر خوش ہوئے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! ایک آدمی دوسرے سے اُس کے نیک کاموں کی وجہ سے محبت کرتا ہے اور اس کی طرح عمل نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اُس کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔

سنن ابوداؤد مترجم، جلد 3 صفحہ 611

عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

صحیح بخاری مترجم، جلد 3 حدیث 1100 صفحہ 432

(ترجمہ) ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

صحیح بخاری مترجم، جلد 3 صفحہ 432

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِكُ۔

سنن ترمذی مترجم، جلد 2 حدیث 261 صفحہ 116

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے آدمی کو دیکھنا چاہیے کہ اس کی دوستی کس کے ساتھ ہے۔

سنن ترمذی مترجم، جلد2 صفحہ 116

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

مشکوٰۃ مترجم، جلد2 حدیث 4787 صفحہ 461

(ترجمہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! آپ اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایک قوم سے محبت رکھتا لیکن اُن تک پہنچ نہیں سکتا؟ فرمایا کہ آدمی اُس کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھے۔

مشکوٰۃ مترجم، جلد2 صفحہ 461

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ وَفِي الْبَاب۔

سنن ترمذی مترجم، جلد2 حدیث 121 صفحہ 268

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرتا ہے اور اس کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا۔

سنن ترمذی مترجم، جلد2 صفحہ 268

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّيْ أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ: قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ۔

صحیح بخاری مترجم، جلد 3 حدیث 1103 صفحہ 432-433

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہو گی؟ فرمایا کہ تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی کہ میں نے نما، روزہ اور صدقہ کی کثرت کی ذریعے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

صحیح بخاری مترجم، جلد 3 صفحہ 432-433

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سنن ابوداود مترجم، جلد 3 حدیث 1687 صفحہ 610 ☆ سنن دارمی، جلد 2 حدیث 2821 صفحہ 339

(ترجمہ) عبداللہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! ایک آدمی قوم سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان جیسے کام نہیں کر سکتا۔ فرمایا کہ اے ابوذر! تم اُس کے ساتھ ہو جس سے محبت کرتے ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں تو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو جس سے

محبت رکھتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر نے وہی بات پھر دہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا۔

سنن ابوداود مترجم، جلد 3 صفحہ 610

گستاخانہ عبارات پر علماء کرام کا فیصلہ

یہاں پر اُن علماءِ کرام کی عبارات پیش کرتا ہوں جنھوں نے شانِ رسالت میں ادنیٰ سی بھی گستاخی کرنے والوں کے متعلق کیا فتویٰ دیا ہے ملاحظہ کیجئے۔

حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''کتاب الشفاء'' میں لکھتے ہیں۔

''ابن سحنون نے فرمایا ہے کہ اگر کسی موحد نے بارگاہِ رسالت میں گستاخی کی اور اس نے اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار بھی کر لیا جب بھی اس کو سزائے قتل دی جائے گی اور اس کی توبہ اس کو سزا سے نہیں بچا سکتی''۔

کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 436

حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی شخص سید عالم ﷺ کی نبوت کا بھی معترف ہو مگر یہ کہتا ہو کہ نعوذ باللہ آپ (ﷺ) کا رنگ سیاہ تھا یا حضور (ﷺ) کی وفات ریش مبارک نکلنے سے پہلے ہو گئی تھی یا حضور علیہ السلام کی ذات اقدس نہیں جو شہر مکہ علاقہ حجاز میں متّولد ہوئے تھے یا حضور (ﷺ) کا تعلق قبیلہ قریش سے نہ تھا ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اور دلیل کفر یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی ایسے الفاظ سے تعریف و

توصیف کرنا جو حضور علیہ السلام کے معروف و مشہور اوصاف کے خلاف ہو کفر ہے کیونکہ اس طرح اس نے آپ (ﷺ) کی تکذیب کی اور آپ (ﷺ) کے اوصاف مشہورہ کا انکار کیا"۔

کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 458

حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"۔۔۔۔ جس نے تمام انبیاء یا ایک نبی کی توہین اور تنقیص کی اس سے توبہ نہ لی جائے اور اس کو قتل کر دیا جائے"۔

کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 482

حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ان کے اصحاب رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ جس نے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کی بھی تکذیب کی یا کسی کی تنقیص کی یا اسنے برأت کا اظہار کیا وہ مرتد ہے"۔

کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 483

"محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ علماء امت کا اس پر اجماع ہے کہ شاتم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا انکی ذات میں نقص تلاش کرنے والا کافر اور اسپر عذاب الٰہی کی وعید وارد ہے اور امت مسلمہ کو یہ حکم ہے کہ یہ شخص واجب القتل بھی ہے اور پر اکتفا نہیں بلکہ ایسے دریدہ دہن اور گستاخ کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے"۔

کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 374

حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"ابن عتاب نے فرمایا کہ کتاب و سنت سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ایسے شخص کو قتل کرنا واجب ہے جو حضور علیہ السلام کو اذیت دے یا حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے یا آپ (ﷺ) کی شان گھٹانے کی کوشش کرے خواہ اس کا یہ فعل تعریضاً یا تصریحاً زیادہ یاوہ گوئی کرے یا کم"۔

کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 379

حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی شخص بلا قصد و ارادہ ایسے الفاظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں استعمال کرتا ہے جس سے اس کا ارادہ نہ تو تنقیص کا تھا اور نہ عیب جوئی کا۔ بلکہ ان الفاظ سے معاذ اللہ لعنت سب و شتم کذب یا کوئی ایسا مفہوم متصور ہوتا ہو جس کی نسبت سرکارِ دوعالم علیہ السلام کی ذاتِ اقدس کے ساتھ مناسب نہیں یا اس نے ایسی خصوصیات کی نفی کی جو خاصہ نبوت میں شامل ہے مثلاً اس قائل نے کسی گناہ کبیرہ کی نسبت حضور (ﷺ) کی ذات سے کی یا شانِ نبوت حضور علیہ السلام کے نسب، علم نبوی یا تبلیغ اسلام میں مداہنت یا حضور علیہ السلام کے کلام کی تکذیب اور احادیث متواترہ میں شبہ کیا یا شبہ پیدا کرنے کی کوشش کی یا اس شخص نے ایسا کلمہ استعمال کیا جو بظاہر بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہو لیکن اس نے اس کلمہ کو مذمت و منقصت کے طور پر استعمال نہ کیا

ہو۔ خواہ جہالت کے سبب سے ہو یا حالت سکر میں بے قابو ہو کر اس جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ قلت حفظ یا زباں کی لغزش کی وجہ سے یہ کلمہ زبان سے ادا ہو گیا ہو۔ ان تمام حالات میں ایسے شخص کے لئے بھی وہی حکم ہے۔۔۔۔یعنی ایسے شخص کو بلا توقف قتل کیا جائے کیونکہ زبان کی لغزش، جہالت یا مذکورہ امور میں سے کسی دوسری وجہ سے انسان کو کفر میں معذور نہیں سمجھا جا سکتا اور نہ عقل سلیم رکھنے والے کا کوئی عذر اس سلسلہ میں مسموع ہو گا"۔

کتاب الشفاء مترجم، جلد2 صفحہ 400

محقق علی اطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

"امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ کی زمین کو بے خوشبو کہے اور اس کی ہوا کو ناخوش کہے وہ واجب التعزیر ہے، اس کو قید رکھنا چاہیے اور جب تک خلوص سے توبہ نہ کرے رہا نہ کرنا چاہیے"۔

جذب القلوب، صفحہ 12

آخر میں حضرت علامہ مولانا عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ کا حوالہ دے کر بات ختم کرتا ہوں۔

آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے لہذا مسلمان کو اللہ کے سارے پیارے بندوں سے محبت رکھنی چاہیے۔ محبت اسی وجہ سے ممکن ہے کہ اُن کے منصب کو تسلیم کیا جائے۔ جب تک کسی کا عالی

منصب ذہن میں نہ سمائے یا اس سے کسی بہت بڑے فائدے کی امید نہ ہو اس وقت تک انسان کا ذہن کسی کی محبت پر آمادہ ہی کب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقربین کو بنایا ہی ایسا ہے کہ علیٰ قدرِ مراتب نفع بخش ہیں۔ لہذا اپنے فائدے کے لیے اپنی اُخروی زندگی سنوارنے کے لیے ان سے محبت کرے۔ انہیں اس لیے تسلیم کرے اور اس لیے ان سے محبت رکھے کہ ولی تو نبی نُما ہوتا ہے اور نبی خُدا نُما ہوتا ہے۔ ولی کی صفات سے نبی کی صفات کا پتہ لگتا ہے اور نبی صفات سے خدا کی صفات کا ذہن میں تصور سماتا ہے۔ اسی لیے پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین (۹: ۱۹) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

حاشیہ سنن ابوداؤد، جلد 3 صفحہ 611

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ۔

تو عبرت لو اے نگاہ والو!

کتابیات

نمبر شمار	نام کتب
1	قرآن مجید ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا بریلوی
2	بخاری شریف، مترجم: مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، فرید بک سٹال، اُردو بازار، لاہور، مطبع: رومی پبلی کیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور، طباعت سوئم: 1420ھ / 2000ء
3	ابن ماجہ شریف مترجم مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری فرید بک سٹال لاہور
4	ابوداؤد شریف مترجم مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری رومی پبلی کیشنز لاہور
5	مشکوٰۃ شریف، مترجم: مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، فرید بک سٹال، اُردو بازار، لاہور، مطبع: گنج شکر پرنٹرز لاہور، طباعت بار اول: جمادی الاولیٰ 1406ھ / فروری 1986ء
6	ریاض الصالحین، مترجم: علامہ عبدالرسول ارشد ایم اے گولڈ میڈلسٹ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور، مطبع: اے کے زیڈ پرنٹرز لاہور، اشاعت: اپریل 1985ء
7	جامع ترمذی، مترجم: علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی فرید بک سٹال لاہور، مطبع: عالمین پریس لاہور، اشاعت: جمادی الاخریٰ 1403ھ / 1984ء
8	دارمی شریف مترجم علامہ محمد محی الدین جہانگیر شبیر برادرز، لاہور اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
9	مدارج النبوت مترجم شیخ عبدالحق محدث دعلوی مکتبہ اسلامیہ لاہور
10	برطانوی مظالم کی کہانی مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری فرید بک سٹال لاہور
11	کتاب الشفاء مترجم قاضی عیاض مالکی مکتبہ نبویہ گنج بخش لاہور
12	جذب القلوب مترجم شیخ عبدالحق محدث دھلوی مکتبہ الجدید کراچی
13	احیاء العلوم مترجم امام غزالی مترجم علامہ محمد فیض احمد اویسی شبیر برادرز لاہور

نمبر شمار	نام کتب
14	حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی کتب خانہ مجیدیہ ملتان
15	براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دارالاشاعت کراچی
16	صراط مستقیم مولوی اسماعیل دہلوی ادارہ نشریات اسلام لاہور
17	تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی برقی پریس دہلی ایڈیشن 1937ء تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی فاروقی کتب خانہ ملتان تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی مکتبہ صدیقیہ لاہور تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی دارالاشاعت لاہور
18	فتاویٰ رشیدیہ کامل مولوی رشید احمد گنگوہی کارخانہ اسلامی کتب کراچی
19	تحذیر الناس مولوی محمد قاسم نانوتوی دارالاشاعت کراچی
20	امداد المشتاق مولوی اشرف علی تھانوی مکتبہ اسلامیہ لاہور
21	خلافت وملوکیت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، معراج دین پرنٹرز لاہور
22	تفہیمات حصہ اول مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اسلامک پبلیکیشنز، لاہور۔ قومی پریس لاہور
23	شب جائے کہ من بودم شورش کاشمیری مطبوعات چٹان لاہور۔ چٹان پرنٹنگ پریس
24	الشہاب الثاقب مولوی حسین احمد مدنی میر محمد کتب خانہ، کراچی
25	حیات طیبہ مرزا حیرت دہلوی اسلامی اکادمی، لاہور زاہد بشیر پرنٹرز
26	محمد بن عبدالوہاب ایک عقیدہ ایک تحریک محمد احسن ادارہ معارف اسلامی کراچی احمد برادرس
27	حدائق بخشش، امام احمد رضا بریلوی

نمبر شمار	نام کتب
28	کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب، مترجم ابو عبد اللہ محمد بن یوسیف السورتی نجدی مکتبہ فکر، لاہور
29	دلیل الحاج والمعتمر وزائر مسجد الرسول ﷺ اردو ترجمہ رہنمائے حج وعمرہ وزیارت نبوی، تصنیف مجلس وعظ وارشاد اسلامی برائے حج منظور شدہ منجانب دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء اور شیخ محمد بن صالح الثیمین۔ وزارت اسلامی اُمور واوقاف ودعوت وارشاد مملکتِ سعودی عرب ۱۴۲۵ھ
30	التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرة والزیارة علی ضوء الکتاب والسنة عبد العزیز بن عبد اللہ باز اردو ترجمہ حج، عمرہ اور زیارت کے مسائل کی تحقیق ووضاحت کتاب و سنت کی روشنی میں، مختار احمد ندوی، وزارت اسلامی اُمور واوقاف ودعوت وارشاد مملکتِ سعودی عرب ۱۴۲۵ھ
31	عقیدة اهل السنة والجماعة محمد بن صالح العثیمین اردو ترجمہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ مترجم حافظ عبد الرشید اظہر، وزارت اسلامی اُمور واوقاف ودعوت وارشاد مملکتِ سعودی عرب ۱۴۲۰ھ
32	حکایات اولیاء، حکایت، مولوی اشرف علی تھانوی، دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی، طبع اول: طباعت: احمد پرنٹنگ کارپوریش کراچی) ارواح ثلاثہ یعنی حکایات اولیاء مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ عمر فاروق، 4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی، طابع: القادر پرنٹنگ پریس کراچی، اشاعت اوّل: نومبر 2009)

غیر مطبوعہ کتب

(1) ایک حدیث تین باتیں
(2) ایک حدیث ایک بات تین تاکید
(3) درود شریف
(4) حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
(5) پیدائش مولیٰ کی دھوم
(6) میلاد قرآن و حدیث کی روشنی میں
(7) میلاد النبی ﷺ کا ثبوت
(8) بے مثل ولازوال محبت
(9) شان عظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم
(10) عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
(11) ایمان کی بنیاد
(12) اصلی چہرے
(13) انگریز کے ایجنٹ کون؟
(14) ننگے سر نماز
(15) پاکستان کے مخالف علماء
(16) حکیم الامت کی فحش باتیں
(17) زمین ساکن ہے
(18) بےادبیاں اور گستاخیاں
(19) راہ ہدایت
(20) کیا جہاد قسطنطیہ میں یزید شریک تھا؟
(21) نماز کی باتیں
(22) باطل اپنے آئینے میں
(23) تحریک پاکستان اور معارف رضا
(24) وہابی جہاد کی حقیقت
(25) وسیلہ کا ثبوت
(26) علماء دیوبند کا دوغلہ پن
(27) دیوبندی کرتوت کے چند نمونے
(28) حکیم الامت کے ڈھنگ نرالے
(29) جہاد یا فساد
(30) خوابوں کی کہانی
(31) ایک چہرہ دو روپ
(32) مشابہت
(33) تقویۃ الایمان کا جائزہ
(34) مودودیت کیا ہے؟
(35) شب برات ایک عظیم رات